بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part - 8

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ - 8

اہم تفسیری نکات

قرآن مجید کا آٹھواں پارہ سورۃ الانعام آیات 111 تا 165 اور سورۃ الاعراف کی پہلی 87 آیات پر مشتمل ہے۔

آٹھویں پارے کا پہلا رکوع: وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ۔۔۔ (انعام۔111)

رکوع کے تفسیری موضوعات

ساتویں پارے کے آخر میں مذہبی رواداری کا حکم دیا گیا تھا: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ (انعام۔108)۔ دوسرے مذاہب کی توہین کی ممانعت، اسی طرح کسی توہین یا گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے رکوع میں نور بصیرت، دل کا نور اور روشنی، حق بینی کے ذرائع، آیات کی بار بار تذکیر کا ذکر تھا۔

آٹھویں پارے کے آغاز میں جبری ہدایت کی نفی، اللہ کی مشیت اور رضا میں فرق، شیاطین انس و جن، اسلام کے مشن کو ناکام بنانے والے عناصر، شیطان کے جال کا شکار لوگ، حقیقی منصف اللہ ہے، قرآن مجید کے چار خصوصی کمالات کا ذکر (وھوالذی انزل الیکم الکتاب مفصلًا)، قرآن مجید کی مزید صفات، اللہ کے دین کو بدلا نہیں جاسکتا (لا مبدل لکلمتہ)، محض رائے عامہ معیار حق نہیں (وان تطع اکثر من فی الارض)، اکل لحم حلال (فکلو مماذکر اسم اللہ)، حالت اضطرار، بلاوجہ حلال کو حرام نہ بناؤ، ظاہری و باطنی گناہوں کو چھوڑنے کا حکم (وذروظاہر الاثم و باطنہ)۔

جبری ہدایت اسلام کا مقصد نہیں

اگر انسان خود ہدایت قبول نہ کرے تو اللہ اسے زبردستی مسلمان نہیں بناتا

Choice to embrace Islam!

آیت کا مقصد اہل ایمان کی غلط فہمی کی اصلاح

اس آیت کا مقصد نبی اکرم ﷺ کے ذریعہ سے اہل ایمان کو یہ سمجھانا ہے کہ تمہیں یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی فوق الفطری مداخلت سے ان لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کردے گا جو ایمان نہیں لانا چاہتے، یا ان شیاطین جن وانس کو زبردستی

تمہارے راستہ سے ہٹادے گا جو اپنے تمام وسائل وذرائع کو تمہارے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔اگر تم واقعی حق وصداقت کے لیے کام کرنے کا عزم رکھتے ہو تو تمہیں باطل پرستوں کے مقابلہ میں جدوجہد کرکے اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دینا ہوگا۔ورنہ معجزوں کے زور سے باطل کو مٹانا اور حق کو غالب کرنا ہوتا تو تمہاری ضرورت ہی کیا تھی،اللہ خود ایسا انتظام کر سکتا تھا کہ دنیا میں کوئی شیطان نہ ہوتا اور کسی شرک وکفر کے ظہور کا امکان نہ ہوتا۔اس آیت کے اندر بہت اہم نکتہ بیان کیا گیا کہ اللہ کی مشیت اور اللہ کی رضا میں فرق ہے۔جیسا کہ اگلی آیت کے اندر بھی فرمایا گیا کہ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ۔یعنی اللہ تعالیٰ تو ان شیطانی ہتھکنڈوں کو ناکام بنانے پر قادر ہے۔لیکن بالجبر ایسا نہیں کرے گا کیونکہ پھر امتحان نہیں ہو سکتا۔

اللہ کی مشیت اور اللہ کی رضا میں فرق

قرآن کی روسے اللہ تعالیٰ کی مشیّت اور اس کی رضا میں فرق ہے۔کسی عمل کا اللہ کی مشیت کے تحت رونما ہونا لازمی طور پر یہ معنی نہیں رکھتا کہ اللہ اس سے راضی بھی ہے اور اسے پسند بھی کرتا ہے۔کسی چور کی چوری،کسی قاتل کا قتل،کسی ظالم ومفسد کا ظلم و فساد اور کسی کافر ومشرک کا کفر وشرک اللہ کی مشیت اور اس کے اذن کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔اور اسی طرح کسی مومن اور متقی انسان کا ایمان وتقویٰ،نماز روزہ،حج،زکوٰۃ بھی مشیت الٰہی کے بغیر محال ہے۔ یہ سب کچھ جو دنیا میں ہو رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہو رہا ہے۔دنیا میں دونوں قسم کے اعمال چاہے وہ اچھے ہیں یا برے وہ یکساں طور پر اللہ کی مشیت اور اجازت سے رونما ہوتے ہیں۔مگر پہلی قسم کے اعمال سے اللہ راضی نہیں ہے اور اس کے برعکس دوسری قسم کے اعمال کو اس کی رضا اور اس کی پسندیدگی کی سند حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چونکہ دارالامتحان بنایا ہے اس لئے یہ مہلت ضروری تھی۔یہاں فرعون اور موسیٰؑ دونوں کیلئے میدان کھلا رکھا گیا۔ابراہیمؑ اور نمرود دونوں کیلئے راستہ موجود تھا۔اللہ تعالیٰ انسانیت اور شیطانیت،دونوں کو اپنا اپنا کام کرنے کا موقع دیتا ہے۔اس نے اپنی ذی اختیار مخلوق (جن وانسان) کو خیر اور شر میں سے کسی ایک کے انتخاب کر لینے کی آزادی عطا کر دی ہے۔جو چاہے اس دنیا میں اپنے لیے خیر کا کام پسند کر لے اور جو چاہے شر کا کام۔دونوں قسم کے کارکنوں کو،جس حد تک خدائی مصلحتیں اجازت دیتی ہیں،اسباب کی تائید نصیب ہوتی ہے۔لیکن اللہ کی رضا اور اس کی پسندیدگی صرف خیر ہی کے لیے کام کرنے والوں کو حاصل ہے اور اللہ کو محبوب یہی بات ہے کہ اس کے بندے اپنی آزادی انتخاب سے فائدہ اٹھا کر خیر کو اختیار کریں نہ کہ شر کو۔

شیاطین انس وجن

شیطانی قوتیں ہمیشہ اسلام کے مشن کو ناکام بنانے پر کمربستہ رہتی ہیں!

حدیث: حضرت ابوذر (رض) ایک دن نماز پڑھ رہے تھے تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم نے شیاطین انس و جن سے اللہ کی پناہ بھی مانگ لی؟ صحابی نے پوچھا کیا انسانوں میں بھی شیطان ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔۔۔(بحوالہ ابن کثیرؒ)

یہ بات عام مشاہدے میں بھی آئی ہے کہ شیطانی کاموں میں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خوب بڑھ چڑھ کر تعاون کرتے ہیں جسکی وجہ سے برائی بہت جلدی فروغ پاجاتی ہے۔ منفی پروپیگنڈے ہمیشہ جنگل میں آگ کی طرح پھیلتے ہیں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ: یعنی اللہ تعالٰی تو ان شیطانی ہتھکنڈوں کو ناکام بنانے پر قادر ہے۔ لیکن بالجبر ایسا نہیں کرے گا کیونکہ پھر امتحان نہیں ہو سکتا۔ ایسا کرنا اس کی حکمت کے خلاف ہے جو اس نے اپنی مشیت کے تحت اختیار کی۔ ان حکمتوں اور مصلحتوں کو وہی بہتر جانتا ہے۔

شیطان کے جال میں کون لوگ پھنستے ہیں؟

اس آیت (انعام۔113) کے اندر فرمایا گیا کہ شیطانی وسوسہ کا شکار وہی لوگ ہوتے ہیں اور وہی اس کو پسند کرتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور یہ حقیقت ہے کی جس حساب سے لوگوں کے اندر عقیدہ آخرت کے بارے میں ضعف پیدا ہو رہا ہے، اسی حساب سے لوگ شیطانی جال میں پھنس رہے ہیں۔

حقیقی منصف تو اللہ ہی کی ذات ہے

قرآن مجید کے چار خصوصی کمالات

وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا۔ وہی اللہ ہے جس نے تمہاری طرف مفصّل کتاب کی ہے۔

یہاں قرآن مجید کے چار خصوصی کمالات کا ذکر کیا گیا:

اوّل یہ کہ وہ اللہ تعالٰی کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔

دوسرا یہ کہ وہ ایک کتاب کامل اور معجزہ ہے کہ سارا جہان اس کی مثل پیش کرنے سے عاجز ہے۔

تیسرا یہ کہ تمام اہم اور اصولی مضامین اس میں بہت مفصل واضح بیان کئے گئے ہیں۔

چوتھے یہ کہ اہل کتاب یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا ہوا کلام حق ہے، پھر جن میں کوئی سچائی اور حق گوئی کی صفت تھی، انہوں نے اس کو ظاہر بھی کر دیا، اور جو لوگ معاند تھے وہ باوجود یقین کے اس کا اظہار نہ کرتے تھے۔

اگلی آیت میں قرآن مجید کی دو مزید صفات کو بیان کیا گیا:

قران مجید کی دو مزید صفات: سچائی اور انصاف پر مبنی کامل کلام

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلاً ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (انعام۔115)

آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ الانعام۔

Qur’an: The eternal words of truth

The Word of your Lord has been perfected in truth and justice. None can change His Words. And He is the All-Hearing, All- Knowing. (6:115)

محض رائے عامہ معیار حق نہیں

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ۔ (انعام۔116)

اور اے محمدؐ! دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں۔یہ لوگ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔

Majority is not a criterion!

⌜O Prophet!⌝ If you were to obey most of those on earth, they would lead you away from Allah’s Way. They follow nothing but assumptions and they are merely guessing. (6:116)

اس آیت کاایک عمومی مدعایہ بھی ہے کہ آدمی کوہر معاملے میں بھیڑ چال یا

Herd Psychology

ہرڈ سائیکالوجی کے بجائے اپنے عقل وشعور کے مطابق اور سوچ سمجھ کراپنی رائے بنانی چاہیئے۔ بالخصوص شرعی معاملات میں قرآن وسنّت کو معیار بناکراس کااتباع کرناچاہیئے نہ کہ رسوم ورواج، لوگوں کارجان، ہوا کا رخ اور ٹرینڈ دیکھ کر۔

اکل لحم حلال

اللہ کے نام پرذبح شدہ کھاو

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ۔ (انعام۔118)

جس جانورپراللہ کانام لیاجائے اس میں سے کھاؤ! اگر(واقعی) تم اس کے احکام پرایمان رکھتے ہو۔

So, eat only of what is slaughtered in Allah’s Name if you honestly believe in His revelations. (6:118)

حدیث:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ، لاَ نَدْرِي: أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ؟ فَقَالَ: سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے پوچھاکہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کرآتے ہیں (اس سے مراد اعرابی تھے جونئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور اسلامی تعلیم وتربیت سے پوری طرح بہرہ ور نہیں تھے) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے(ذبح کے وقت) اللہ کانام لیاتھایانہیں؟ آپؐ نے فرمایاکہ تم اللہ کانام لے کراسے کھالو۔(بخاری۔کتاب الذبائح والصید)

یادرکھیں! یہ رخصت صرف اس صورت میں ہے جب آدمی تذبذب یاشک وشبہ میں مبتلاہوجائے۔اس کامطلب یہ نہیں کہ ہر قسم کے جانورکاگوشت بسم اللہ پڑھ لینے سے حلال ہوجائے گا۔اس سے زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوتاہے کہ قابل اعتبار سپلائرز، دکانوں اور ریسٹورنٹس پر ملنے والا گوشت حلال ہے۔ہاں اگرکسی کو وہم اور التباس ہوتووہ کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔ برطانیہ کے تناظر میں اکل لحم حلال بہت ہی نازک مسئلہ ہے۔اس سلسلے میں حلال سرٹیفکیٹ کے علاوہ دوسرے آثار وقرآئن کو بھی دیکھناچاہیے۔شک وشبہ کی صورت میں علماءوماہرین جواس شعبہ کاعلم رکھتے ہوں ان سے رجوع کیاجائے۔

حالت اضطرار میں (جان بچانے کیلئے) حرام بقدر ضرورت جائز

بلاوجہ حلال کو اپنے اوپر حرام نہ کرو

ظاہری اور باطنی گناہ

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ۔ (انعام۔120)

تم کھلے گناہوں سے بھی بچو اور چھپے گناہوں سے بھی، جو لوگ گناہ کا اکتساب کرتے ہیں وہ اپنی اس کمائی کا بدلہ پا کر رہیں گے۔ (الانعام۔120)

Abstain from sin, be it either open or secret. Indeed those who commit sins shall surely be recompensed for that which they used to commit. (8:120)

حدیث: حضور اکرم ﷺ سے سوال ہوا کہ گناہ کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: الاثم ما حاک فی صدرک۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو نہ چاہے کہ کسی کو اس کی اطلاع ہو جائے۔

القاء شیطانی، شیطانی وسوسے اور اللہ کی نافرمانی

دوسرا رکوع: اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ۔۔۔ (انعام۔122)

رکوع کے تفسیری موضوعات

نور و ظلمت کا فرق، نور ہدایت (وجعلنا لہ نوریمشی بہ فی الناس)، گمراہی کا سبب بننے والے نام نہاد رہنما (فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا)، نبوت فضل خداوندی ہے، دین میں شرح صدر: اللہ کی نعمت (فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام)، شرح صدر کی دعا: ربّ اشرح لی صدری، صراط مستقیم اور واضح آیات (وھٰذا صراط ربّک مستقیما)، ابدی سلامتی کا گھر یعنی دار السّلام (لھم دار السّلام عند ربھم)، یوم حشر کا منظر نامہ (ویوم یحشر ھم جمیعا)، شیاطین انس

وجن کاٹھکانہ آگ (النّار مثوٰکم)، اعمال کی بنیاد پر طبقات: نیکوکاروں سے نسبت، گناہگاروں سے تعلق، ایک ظالم دوسرے ظالم کا مددگار جبکہ نیک، نیک کا ساتھی ہوتا ہے۔

نور وظلمت کا فرق

جہالت وضلالت کی تاریکیاں اور نور ہدایت

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (انعام۔122)

کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور کسی طرح اُن سے نہ نکلتا ہو؟ اسی طرح کافروں کی نظر میں ان کے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔

The difference between guided and misguided!

And is he who was deceased, then We gave him life and made for him a light to walk by among mankind, be compared to those in complete darkness from which they can never emerge? That is how the misdeeds of the disbelievers have been made appealing to them. (6:122)

The Quran often compares disbelief to lifelessness whereas belief is compared to life and the ability to see the truth.

شان نزول: بعض مفسرینؒ بیان فرماتے ہیں کہ یہ آیت خاص اور متعین لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس آیت میں ایماندار شخص سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں کہ یہ پہلے ہدایت یافتہ نہ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان اور اسلام کی زندگی بخشی اور انہیں نور ہدایت نصیب ہوا۔ اس نور ہدایت سے اور لوگوں نے بھی فائدہ حاصل کیا اور دین اسلام کی پیروی اختیار کی۔ اسی طرح آیت میں جس شخص کا ذکر ہے کہ وہ اندھیروں میں بھٹک رہا ہے اس سے مراد ابو جہل ہے۔ جو ساری زندگی خود بھی گمراہ رہا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا رہا۔ البتہ دوسرے مفسرین کی رائے میں اس آیت کا حکم

عام ہے اور اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اس آیت میں ہدایت وضلالت کے حوالے سے بیان کردہ معیار پر پورا اترتا ہے۔(بحوالہ ابن کثیرؒ)

مولانا رومیؒ نے خوب فرمایا:

زندگی از بہر اطاعت و بندگی است

بے عبادت زندگی شرمندگی ست

آدمیت لحم و شحم و پوست نیست

آدمیت جز رضائے ربّ نیست

مفہوم: یعنی انسان کی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کا نام ہے اگر زندگی میں یہ عنصر نہ ہو تو زندگی سوائے حسرت و شرمندگی کے کچھ نہیں۔ انسانیت گوشت پوست کے جسم کا نام نہیں بلکہ رب کی رضا اور خوشنودی انسان کے اندر انسانیت پیدا کرتی ہے۔(رومیؒ)

ایمان نور اور روشنی ہے

عامتہ النّاس کو گمراہ کرنے والے نام نہاد لیڈران کی مذمت

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا: اکابر اکبر کی جمع ہے جس سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو کسی معاشرے یا کمیونٹی میں بڑا سمجھا جاتا ہو اور اثر ورسوخ رکھتا ہو۔ اگر ایسا شخص بے دین، کرپٹ یا گمراہ ہو جائے تو وہ پوری قوم یا پوری کمیونٹی کو غلط راستے پر لگا سکتا ہے اور بالآخران کی تباہی و بربادی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اگر وہ خدانخواستہ حق کی مخالفت پر اتر آئے تو بہت سارے لوگوں کے قبول حق اور قبول ہدایت کے راستے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اسی طرح کے نام نہاد لیڈران اور سرداران قوم انبیاء کرامؑ اور داعیان حق کی مخالفت میں بھی پیش پیش رہے۔ ایسے لوگ ہر دور میں دعوت و تبلیغ اور اقامت دین کا کام کرنے والوں کے راستے میں روڑے اٹکاتے رہتے ہیں۔ چونکہ ایسے لوگ عام طور پر دنیاوی دولت اور کنبے برادری کے اعتبار سے بھی نمایاں ہوتے ہیں لہٰذا عوام النّاس تو آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چلنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

نبوت ورسالت فضل خداوندی ہے

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ۔(انعام۔124)

جب ان کے سامنے کوئی آیت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ مانیں گے جب تک کہ وہ چیز خود ہم کو نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے۔اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا کام کس سے لے (یعنی اس کا اہل کون ہے؟) اور عنقریب مجرمین کو ان کے جرم کی پاداش میں اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب سے دوچار ہوں گے۔

Prophethood is a Privilege!

Whenever a sign comes to them, they say, "We will never believe until we receive what Allah's messengers received." Allah knows best where to place His message. The wicked will soon be overwhelmed by humiliation from Allah and a severe punishment for their evil plots. (6:124)

شان نزول: امام بغویؒ نے بروایت قتادہ نقل کیا ہے کہ قریش کے سب سے بڑے سردار ابو جہل نے ایک مرتبہ کہا کہ بنو عبد مناف (یعنی نبی کریمؐ کے خاندان) سے ہم نے ہر محاذ پر مقابلہ کیا، جس میں کبھی ہم ان سے پیچھے نہیں رہے، لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں ایک نبی آیا ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔پھر کہا کہ ہم تو کبھی ان کا اتباع نہیں کریں گے، جب تک ہمارے پاس ایسی ہی وحی نہ آنے لگے جیسی ان کے پاس آتی ہے۔آیت مذکورہ: وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ۔ میں ابو جہل کی اسی جاہلانہ بات کی طرف اشارہ ہے۔

اسی آیت کے اگلے حصے میں ابو جہل کی بات کا جواب دیا گیا: اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ۔ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا کام کس سے لے (یعنی اس کا اہل کون ہے؟) یعنی نبوت ورسالت کسبی اور اختیاری نہیں، بلکہ ایک خداداد ذمہ داری ہے، جس کے عطا کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔رسالت ونبوت کو علمی کمالات یا ریاضت وچلہ کشی کے ذریعہ ہرگز حاصل نہیں کیا جاسکتا۔کوئی شخص مقامات ولایت میں کتنی ہی اونچے مقام پر پہنچ جائے وہ نبوت ورسالت کا کبھی حقدار نہیں بن سکتا۔نبوت ورسالت محض فضل خداوندی ہے۔

دین میں شرح صدر۔اللہ کی نعمت

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ (انعام۔125)

پس اللہ جس کسی کو(نور ہدایت) بخشنے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ دین اسلام کے لئے کشادہ فرمادیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ اور دشوار گزار بنادیتا ہے گویا وہ بمشکل آسمان (یعنی بلندی) کی طرف چڑھ رہا ہو۔ وہ اسی طرح بے ایمانوں پر ان کی کثافت کو مسلّط کر دیتا ہے۔

Whoever Allah wills to guide, He opens their heart to Islam. But whoever He wills to leave astray, He makes their chest narrow and constricted as if they were climbing up into the sky (uphill). This is how Allah dooms those who disbelieve. (6:125)

‘To open someone’s heart to Islam’ means to make him feel fully convinced of the truth of Islam and to remove all his doubts, hesitations, and reluctance.

جس پر اللہ کا کرم ہو اس پر ہدایت کی راہیں کھل جاتی ہیں، اس پر نیکی کا راستہ آسان ہو جاتے ہیں۔

دین میں شرح صدر اور اس کی علامات

حدیث: حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں بروایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے شرح صدر یعنی سینہ اسلام کے لئے کھول دینے کی تفسیر دریافت کی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایک روشنی ڈال دیتے ہیں، جس سے اس کا دل حق بات کو دیکھنے سمجھنے اور قبول کرنے کے لئے کھل جاتا ہے (حق بات کو آسانی سے قبول کرنے لگتا ہے اور خلاف حق بات سے نفرت ہونے لگتی ہے) صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا اس کی کوئی علامت اور نشانی بھی ہے جس سے وہ شخص پہچانا جائے جس کو شرح صدر حاصل ہو گیا ہے؟ تو فرمایا کہ جنت کی طرف میلان اور اس کی جانب رغبت والے اعمال کرنا اور دنیا کے فریب سے بھاگنا اور الگ ہونا اور موت کے آنے سے پہلے تیاری کرنا۔ پھر فرمایا: وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِؕ ۔ یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رکھنا چاہتے ہیں اس کا دل تنگ اور سخت تنگ کر دیتے ہیں، اس کو حق بات کا قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ایسا دشوار ہوتا ہے جیسے کسی انسان کا آسمان میں چڑھنا۔

شکوک وشبہات سے بچنے اور شرح صدر کی دعا

قرآن مجید نے رسول کریم ﷺ کو یہ دعا مانگنے کی تلقین فرمائی ہے: رب اشرح لی صدری۔ اے میرے پروردگار میرا سینہ (دین اسلام کیلئے) کھول دے۔

حدیث: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتے ہیں۔ (بخاری)

صراط مستقیم اور واضح آیات

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا: اس آیت میں رسول کریم ﷺ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ (صراط مستقیم) ہے۔ اس میں لفظ وَهٰذَا سے بقول عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کی طرف اور بقول ابن عباسؓ اسلام کی طرف اشارہ ہے (روح المعانی)

سلامتی کا گھر (دارالسّلام)

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (انعام۔127)

اُن کیلئے اُن کے رب کے پاس سلامتی کا گھر (دارالسّلام) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے ان کے اعمال کی وجہ سے۔

The Abode of Peace

They will have the Home of Peace with their Lord, Who will be their Guardian because of what they used to do. (6:127)

The righteous will enjoy the Abode of Peace since there they will be safe from every misfortune and evil.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے، اور دارالسلام کے معنی ہیں اللہ کا گھر اور ظاہر ہے کہ اللہ کا گھر امن و سلامتی کی جگہ ہوتی ہے۔

جنت کو دارالسلام اس لئے کہا گیا کہ جنت ہی صرف وہ جگہ ہے جہاں انسان کو ہر قسم کی تکلیف، پریشانی اور اذیت اور ہر خلاف طبع چیز سے مکمل اور دائمی سلامتی حاصل ہوتی ہے۔

یوم حشر کا ایک منظر نامہ

شیاطین، برے انسان اور پاداش عمل

اعمال کی بنیاد پر طبقات

گناہگاروں سے نسبت

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۔ (انعام۔129)

اور اسی طرح ہم گنہگاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ ان کے اعمال کے سبب سے ملا دیں گے۔

بقول شاعر:

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

کبوتر با کبوتر باز با باز

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بادشاہ اور حاکم سے راضی ہوتا ہے تو اس کو اچھے وزیر اور اچھے رجال کار دیدیتے ہیں جس سے اس کے امور سلطنت درست ہو جاتے ہیں، اور جب کسی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں تو اس کو رفقاء کار بھی برے ملتے ہیں جو اس کے معاملات سلطنت کو مزید خراب کر دیتے ہیں۔ (مفہوم حدیث)

تیسرا رکوع: یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ۔۔۔ (انعام۔130)

رکوع کے تفسیری موضوعات

جن وانس پر ابلاغ دعوت، دنیا کا دھوکہ (وغرّتھم الحیٰوۃ الدنیا)، دعوت اسلام، دعوت و تبلیغ اور اتمام حجت، لاعلمی کا عذر (لم یکن ربّک مھلک القریٰ بظلم واھلھا غٰفلون)، اعمال کے درجات (ولکل درجات مما عملو)، ہر چیز سے بے نیاز ہستی اور مہربان ذات (وربّک الغنی ذوالرّحمۃ)، یوم حساب کو کوئی ٹال نہیں سکتا (ان ماتوعدون لاٰت)، آخرت کا انجام کس کا بہتر ہوگا؟ دین کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے والے (ولیلبسو علیھم دینھم)، جاہلانہ کلچر، توہمات اور فرسودہ روایات، اولاد کا جسمانی و روحانی قتل نہ کرو، مشرکانہ روایات کی نفی۔

جن، انسان اور مکافات عمل

اتمام حجت

تبلیغ دین اور اتمام حجت

لاعلمی کا عذر

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ۔ (انعام۔131)

یہ (رسولوں کا بھیجنا) اس لئے تھا کہ آپ کا رب بستیوں کو ظلم کے باعث ایسی حالت میں تباہ کرنے والا نہیں ہے کہ وہاں کے رہنے والے (حق کی تعلیمات سے بالکل) بے خبر ہوں (یعنی انہیں کسی نے حق سے آگاہ ہی نہ کیا ہو اور پھر بھی اللہ انہیں عذاب دے)۔

Purpose of sending Prophets:

This ˹sending of the messengers˺ is because your Lord would never destroy a society for their wrongdoing while its people are unaware ˹of the truth˺. (6:131)

God does not want His creatures to have excuse or a reason to complain that He had left them ignorant of the Right Path, and then convicted them of disobedience. God has forestalled any such grievance by sending Prophets and revealing Holy Books to warn people. If people continue to falter in spite of God's arrangements for their guidance, they themselves are to blame. They have no justification for blaming their misfortune on God.

یعنی اللہ اپنے بندوں کو یہ موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ اس کے مقابلے میں یہ حجت، عذر یا بہانہ پیش کر سکیں کہ ہم تک تو دعوت دین پہنچی ہی نہیں اور نہ ہم کو صحیح راستہ بتانے کا کوئی انتظام فرمایا مگر جب ہم لاعلمی یا ناواقفیت کی بنا پر ہم غلط راہ پر چل پڑے تو اب آپ قصوروار ٹھراتے ہیں۔ اس حجت یا دلیل کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل کیں

تاکہ لوگوں کو صراط مستقیم بتادیا جائے۔اب اگر لوگ غلط راستوں پر چلتے ہیں اور اللہ ان کو سزا دیتا ہے تو اس کا الزام خود ان پر ہے جنھوں نے سرکشی اور انکار کی روش اختیار کی نہ کہ اللہ تعالیٰ پر۔

اعمال کے درجات اور مراتب

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ۔(انعام۔132)

اور ہر ایک کے لیے ان کے عمل کے لحاظ سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے کاموں سے بے خبر نہیں۔

Everyone is assigned a degree according to his deed. Your Lord is not heedless of what they do. (6:132)

ہر چیز سے بے نیاز ہستی اور انتہائی مہربان ذات

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۔ (انعام۔133)

تمہارا رب بے نیاز ہے،مہربانی اس کا شیوہ ہے۔اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے۔جس طرح اس نے دوسرے لوگوں کی نسل سے تم کو پیدا فرمایا ہے۔

Your Lord is full of compassion!

Your Lord is the Self-Sufficient, Full of Mercy. If He wills, He can do away with you and replace you with whoever He wills, just as He produced you from the offspring of other people. (6:133)

یوم حساب یقینی ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۔ (انعام۔134)

یقیناً جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ سامنے آنے والا ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔

Day of Accountability

Indeed, what you are promised is coming, and you will not cause failure [to Allah]. (6:134)

آخرت کا انجام

انجام کار کس کا بہتر ہو گا؟

Who will succeed at the end!

جاہلانہ طور طریقے اور مشرکانہ روایات

غیر اللہ کے نام کی نذرونیاز

مشرکین عرب اس بات کے قائل تھے کہ زمین اللہ کی ہے اور کھیتیاں وہی اگاتا ہے۔ نیز ان جانوروں کا خالق بھی اللہ ہی ہے جن سے وہ اپنی زندگی میں خدمت لیتے ہیں۔ لیکن ان کا تصور یہ تھا کہ ان پر اللہ کا یہ فضل ان خود ساختہ معبودوں، فرشتوں، جنات، آسمانی ستاروں اور نیک لوگوں کی ارواح کے طفیل وبرکت سے ہے جو ان پر نظر کرم رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ اپنے کھیتوں کی پیداوار اور اپنے جانوروں میں سے دو حصے نکالتے تھے۔ ایک حصہ اللہ کیلئے اور دوسرا حصہ خود ساختہ معبودوں کے لئے۔ ایک حصہ اللہ کے نام کا، اس شکریہ میں کہ اس نے یہ کھیت اور یہ جانور انہیں بخشے۔ اور دوسرا حصہ اپنے قبیلہ اور خاندان کے سرپرست معبودوں کی نذرونیاز کا تاکہ ان کی مہربانیاں ان کے شامل حال رہیں۔

ان توہمات کی اصل جڑ کیا تھی؟

اس کی بڑی وجہ یہ تھی جہلائے عرب جو حصہ شریکوں کی نذرونیاز کے لیے نکالتے تھے وہ براہ راست مذہبی طبقوں کے پیٹ میں جاتا تھا۔ اسی لیے ان خود غرض مذہبی پیشواؤں نے صدیوں کی مسلسل تلقین سے ان کے دلوں میں یہ بات بٹھائی تھی کہ اللہ کے حصہ میں کمی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، مگر "اللہ کے پیاروں" کے حصہ میں کمی نہیں ہونی چاہیے بلکہ حتی الامکان کچھ بیشی ہی ہوتی رہے تو بہتر ہے۔

اولاد کا جسمانی اور روحانی قتل نہ کرو

اپنی اولاد کو زندہ درگور نہ کرو

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ۔ (انعام۔137)

اور اسی طرح بہت سے شرک کرنے والوں کیلئے ان کے شریکوں (خودساختہ خداؤں نے) اپنی اولاد کے قتل (یعنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا) ان کیلئے خوشنما بنادیا ہے تاکہ ان کو ہلاکت میں مبتلا کریں اور ان پر ان کے (بچے کچھے) دین کو (بھی) مشتبہ بنادیں۔ اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کر سکتے۔ لہٰذا انہیں چھوڑ دو کہ اپنی افتراء پردازیوں میں لگے رہیں۔

Likewise, the pagans' associates have made it appealing to them to kill their own children—only leading to their destruction as well as confusion in their faith. Had it been Allah's Will, they would not have done such a thing. So, leave them and their falsehood. (6:137)

اس آیت میں اشارہ ہے زمانہ جاہلیت میں قتل اولاد کی جاہلانہ روایات کی طرف۔

اہل عرب میں اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں قتل اولاد کی تین صورتیں رائج تھیں اور قرآن میں تینوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

1۔ لڑکیوں کا قتل: اس خیال سے کہ کوئی ان کا داماد نہ بنے، یا قبائلی لڑائیوں میں وہ دشمن کے ہاتھ نہ پڑیں، یا کسی دوسرے سبب سے وہ ان کے لیے سبب عار نہ بنیں۔ یہاں تک کہ یہ وطیرہ بھی ان میں تھا کہ لڑکی کی پیدائش کی خبر ان کو غیظ و غضب سے بھر دیتی تھی۔ قرآن مجید میں سورۃ تکویر میں فرمایا گیا کہ: وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ۔ ان بے گناہ زندہ درگور کی ہوئی بچیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کر دی گئیں؟

2۔ بچوں کا قتل: اس خیال سے کہ ان کی پرورش کا بار نہ اٹھایا جاسکے گا اور ذرائع معاش کی کمی کے سبب سے وہ ناقابل برداشت بوجھ بن جائیں گے۔

3۔ بچوں کو اپنے معبودوں کی خوشنودی کے لیے بھینٹ چڑھانا۔

اس طرح کی جاہلانہ روایات اور شیطانی حرکات کا نتیجہ محض ہلاکت اور دین سے دوری ہے۔ یہ سب مکروہ افعال ہیں جو اس دور جدید میں بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔

جاہلانہ کلچر: عورتوں مردوں میں جاہلانہ تفریق کی مذمت

اپنی اولاد کے قاتل

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔ (انعام۔140)

یقیناً خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت و نادانی کی بنا پر قتل کیا اور اور جو چیزیں اللہ نے ان کو کھانے پینے کے لئے دی تھیں ان کو حرام کر لیا ان کی جھوٹی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہوئے۔ یقیناً وہ بھٹک گئے اور ہر گز وہ راہ راست پانے والوں میں سے نہ تھے۔

Inhuman Customs

Lost indeed are those who have murdered their own children foolishly out of ignorance and have forbidden what Allah has provided for them—falsely attributing lies to Allah. They have certainly strayed and are not ˹rightly˺ guided. (6:140)

اولاد کو دین سے دور رکھنا، انکی دینی تربیت نہ کرنا گویا ان کو روحانی طور پر قتل کرنے کے برابر ہے۔

چوتھا رکوع: وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ۔۔ (انعام۔141)

رکوع کے تفسیری موضوعات

وجود باری تعالٰی کے دلائل، کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے؟ مظاہر قدرت، اللہ کی نعمتیں، پیداوار یا پروڈکشن میں اللہ کا حق (وآتو حقہ یوم حصادہ)، فضول خرچی و اسراف نہ کرو (ولا تسرفو، انہ لایحب المسرفین)، اعتدال، توازن، میانہ روی، اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر شیطانی رویئے نہ اپناؤ (لا تتبعو خطوات الشیطان)، اسلام سے پہلے عرب معاشرے کی جہالت کی عکاسی، جاہلانہ روایات پر انحصار، دین ابراہیمیؑ میں تحریف کی ابتداء، خود ساختہ حلال و حرام، اللہ پر جھوٹ منسوب کرنا (فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا)۔

وجود باری تعالٰی کے دلائل

نباتات، جمادات، کوئی تو پیدا کرنے والا ہے؟

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے۔ وہی خدا ہے۔

مظاہر قدرت، سرسبز نظارے، پھل پھولوں والے باغات

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ: یعنی جب اپنی فصلوں اور باغات کی پیداوار حاصل کرو تو اللہ کا حق ادا کرو۔ حق سے مراد علماء کے نزدیک نفلی صدقہ ہے اور بعض کے نزدیک صدقہ واجبہ یعنی عشر، اگر زمین بارانی ہو تو کل پیداوار کا دسواں حصہ اور اگر زمین کنویں، ٹیوب ویل یا نہری پانی سے سیراب کی جاتی ہے تو خمس یعنی کل پیداوار کا بیسواں حصہ مستحقین یعنی غرباء مساکین کو ادا کرنا ضروری ہے۔ اپنے مال اور پیداوار میں سے زکوٰۃ و صدقات اور عشر ادا نہ کرنا مال کی بے برکتی کا ذریعہ بنتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک اور آیت کے اندر ہے: والذین فی اموالہم حق معلوم، للسائل والمحروم۔ یعنی نیک بندوں کے اموال میں سائلین، فقراء و مساکین کا حق ہوتا ہے۔

عشر و خمس کے احکام و مسائل

اللہ کی نعمتیں سے لطف اٹھاؤ مگر شیطانی رویے نہ اپناؤ

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔(الانعام۔142)

جو کچھ بھی اللہ نے تمہیں روزی عطا کی ہے اس سے کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

Animals for Benefit

Eat of what Allah has provided for you and do not follow Satan's footsteps. Certainly, he is your sworn enemy. (6:142)

اسلام سے پہلے عرب معاشرے کی جہالت کی عکاسی

دلیل کے بجائے جاہلانہ روایات پر انحصار

خود ساختہ حلال و حرام

اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔(انعام۔144)

پھر اُس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی طرف منسوب کرکے جھوٹی بات کہے تاکہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط راہ نمائی کرے۔یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو راہِ راست نہیں دکھاتا۔

Who does more wrong than those who fabricate lies against Allah to mislead others without ⌜any⌝ knowledge? Surely Allah does not guide the wrongdoing people. (6:144)

پانچواں رکوع: قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا۔ (انعام۔145)

رکوع کے تفسیری موضوعات

حلال و حرام کی مزید تفصیل، ساری پاکیزہ چیزیں حلال ہیں، حالت اضطرار میں گنجائش (فمن اضطر غیر باغ ولا عاد)، رب کی رحمت کا دامن بڑا وسیع ہے (ربکم ذو رحمۃ واسعہ)، شرکیہ اعمال، جبری ہدایت مقصود نہیں، بداعمال لوگوں کے طرز عمل کی پیروی نہ کرو (ولا تتبع اھواء الذین کذبوا بآیتنا)۔

حلال و حرام کے احکامات کی مزید تفصیل

ساری اچھی اور پاکیزہ چیزیں حلال ہیں

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (انعام۔145)

پھر جو شخص مجبوری کی حالت میں (کوئی چیز ان میں سے کھالے) بغیر اس کے کہ وہ نافرمانی کا ارادہ رکھتا ہو اور بغیر اس کے کہ وہ حد ضرورت سے تجاوز کرے، تو یقیناً تمہارا رب درگزر سے کام لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

All good things are permissible!

But if someone is compelled by necessity—neither driven by desire nor exceeding immediate need—then surely your Lord is All-Forgiving, Most Merciful.” (6:145)

ماضی میں اہل کتاب یہود کیلئے حلال و حرام کے مخصوص احکام

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ۔۔۔(انعام۔146)

تمام طرح کے خونخوار جانور، گائے اور بکری کی مخصوص چربی وغیرہ۔

حدیث: ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام فرمادیتا ہے۔

اس موضوع پر سورۃ آل عمران آیت 93 کے تحت تفسیر گذر چکی ہے۔

رب کی رحمت کا دامن بڑا وسیع ہے

مشرک ہو یا کافر توبہ کرلے تو سارے گناہ معاف

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ (انعام۔147)

اب اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے رب کا دامن رحمت وسیع ہے اور اللہ کا عذاب مجرم لوگوں سے نہیں ٹالا جائے گا۔

Repentance attracts Allah’s Mercy

But if they deny you ˹O Prophet˺, say, “Your Lord is infinite in mercy, yet His punishment will not be averted from the wicked people.” (6:147)

شرکیہ اعمال کی تاویلات

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا: اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے آباؤاجداد شرک نہ کرتے، نہ ہم کسی حلال کو حرام سمجھتے۔

یہ دراصل وہی مغالطہ ہے جو مشیت الٰہی اور رضائے الٰہی کو ہم معنی سمجھ لینے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔حالانکہ یہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔جس کی وضاحت پہلے کی جاچکی ہے۔اس کی مزید تفسیر سورۃ انعام آیت 111 کے تحت گذر چکی ہے۔

اللہ تعالٰی نے ان کے اس عذر کا جواب یا ان کے مغالطے کا ازالہ اگلی آیت کے اندران الفاظ میں دیا گیا کہ فللّٰه الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ، فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

جبری ہدایت مقصود نہیں

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کہہ دیجئے! کہ اللہ کی دلیل زبردست ہے۔ وہ اگر چاہتا تو جبراً تم سب کو ہدایت دے دیتا۔(انعام۔149)

Say: Allah has the most conclusive argument. Had it been His Will, He would have easily imposed guidance upon all of you. (6:149)

یہ دراصل اس اعتراض کا جواب ہے کہ لو شاء اللہ ما اشرکنا۔۔کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔۔اس کی تفصیل پچھلی آیت کی تفسیر میں اوپر گزر چکی ہے۔

چھٹا رکوع: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ۔۔۔ (انعام۔151)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اللہ تعالٰی کی دس ہدایات،اللہ تعالٰی کا نصیحت نامہ(ذٰلکم وصّٰکم بہ)،اللہ کی پابندیاں: شرک،والدین سے حسن سلوک،قتل اولاد،بے حیائی اور فواحش سے اجتناب،قتل ناحق،عہد الٰہی کی پابندی،یتیموں اور کمزوروں کے مال کی حفاظت،ناپ تول میں دیانتداری،ہر انسان اپنی طاقت کے مطابق مکلف ہے(لانکلف نفساً الا وسعھا)،ہمیشہ عدل وانصاف کی بات،حق کی گواہی،صراط مستقیم کی پیروی(وانّ ھٰذا صراطی مستقیماً فاتّبعوہ)،شیطانی راہیں: اختلاف اور فرقہ بندی،حضرت موسٰیؑ کی تورات اپنے دور میں امام،کتاب ہدایت،کتاب مفصّل اور کتاب رحمت تھی۔

دس ہدایات

اللہ کی پابندیاں

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (انعام۔151)

ترجمہ: کہو (لوگو) آؤ میں تمھیں وہ پابندیاں پڑھ کر سناؤں جو تمھارے پروردگار نے تم پر لگائی ہیں: کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے سلوک کرتے رہنا اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا اور کسی جان کو ناحق قتل نہ کرنا۔ ان باتوں کی وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔۔۔۔

Say: Come, I will recite what your Lord has prohibited to you. [He commands] that you do not associate anything with Him, and to parents' polite treatment, and do not kill your children out of poverty; We will provide for you and them. And do not approach immoralities – what is apparent of them and what is concealed. And do not kill the soul which Allah has forbidden except by [legal] right. This has He instructed you that you may use reason. (6:151)

شرک

والدین کے ساتھ حسن سلوک

قتل اولاد،

بے حیائی اور فواحش سے اجتناب

قتل ناحق،

اللہ کے عہد کی پابندی،

بدعہدی کی روش:

بد قسمتی سے اب جھوٹ، بد دیانتی، بدزبانی اور بدعہدی عام ہو گئی ہے، جس کی اصلاح ضروری ہے۔

حدیث: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا قَالَ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے (اپنے خطبوں میں) ایسا کم ہی خطاب کیا ہوگا، جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ اس شخص میں ایمان نہیں، جس میں امانت داری نہیں اور وہ شخص بے دین ہے، جو عہد کا پابند نہیں۔۔(البیہقی فی شعب الایمان)

یتیموں اور کمزوروں کے مال کی حفاظت

مال یتیم کی دیکھ بھال اور حسن سلوک

وَاَوْفُوْا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ: ناپ تول (لین دین کے معاملات) کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا: یہاں اس بات کے بیان سے یہ مقصد ہے کہ جن باتوں کی تاکید کر رہے ہیں، یہ ایسے نہیں ہیں کہ جن پر عمل کرنا مشکل ہو،

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى: ہمیشہ عدل وانصاف کی بات کرو۔ سورۃ نساء میں بھی یہی حکم دیا کہ ہر شخص کو ہر حال میں سچائی اور انصاف نہ چھوڑنا چاہیے۔ جھوٹی گواہی اور غلط اور ناانصافی کے فیصلوں سے بچنا چاہیے۔

صراط مستقیم اور گمراہ کرنے والے راستوں کی نشاندہی

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰ لِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (انعام۔153)

اور بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے سو اسی کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے تمہیں اسی کا حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔

And, this is My path, which is straight, so follow it; and do not follow [other] ways, for you will be separated from His way. He has instructed you that you may become righteous. (6:153)

حدیث: اسی بات کو حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اس طرح واضح فرمایا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔اور چند خطوط اس کی دائیں اور بائیں طرف کھینچے اور فرمایا یہ راستے ہیں جن کی طرف شیطان بلا رہا ہے۔پھر آپؐ نے یہی آیت تلاوت فرمائی جو اوپر مذکور ہے۔

شیطانی راہیں: اختلاف و فرقہ بندی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے صراط مستقیم پر چلنے کا نصیحت نامہ

نبی اکرم ﷺ کی وصیتیں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ ﷺ کی اس وصیت کو دیکھنا چاہتا ہو جو آپؐ کی آخری وصیت تھی تو وہ ان آیات کو پڑھ لے۔

ساتواں رکوع: وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ مُبَارَكٌ فَٱتَّبِعُوهُ۔۔۔ (انعام۔152)

رکوع کے تفسیری موضوعات

قرآن کتاب مبارک: لائق اتباع، ذریعہ خیر و برکت (وھٰذا کتاب انزلنٰہ مبارک)، قرآن سے اعراض موجب ہلاکت، کیا لوگ معجزوں کے انتظار میں بیٹھے ہیں، دین میں فرقہ سازی کی مذمت (انّ الّذین فرقو دینھم)، ایک نیکی کا دس گنا ثواب (من جاء بالحسنہ فلہ عشرامثالھا)، ملۃ ابراہیمی کی پیروی، مقصد زندگی: رضائے الٰہی کا حصول (قل انّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ ربّ العالمین)، فرمانبرداری میں اوّل (واناا وّل المسلمین)، ہر آدمی اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے (ولا تزر وازرۃ وزر اخرٰی)، اللہ کے حضور جوابدہی (ثم الیٰ ربّکم مرجعکم) سورۃ انعام کی آخری آیت: اللہ کی رحمت و مغفرت کا ذکر، سورۃ انعام کا اختتامی تبصرہ: سورت کا آغاز اللہ کی حمد و ثناء سے، سورت کا اختتام اللہ کی مغفرت ورحمت پر۔

قرآن کتاب مبارک: لائق اتباع، ذریعہ خیر و برکت

وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ مُبَارَكٌ فَٱتَّبِعُوهُ وَٱتَّقُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (انعام۔152)

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا ہے یہ بڑی خیر و برکت والی ہے، سو اس کا اتباع کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

And this [Quran] is a Book We have revealed [which is] blessed, so follow it and fear Allah that you may receive mercy. (6:152)

دین میں فرقہ سازی کی مذمت

إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعٗا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِي شَيۡءٍۚ إِنَّمَآ أَمۡرُهُمۡ إِلَى ٱللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفۡعَلُونَ۔ (انعام۔159)

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا کر دیا اور گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلادیں گے۔

Making Sects and division in Faith is unacceptable!

Indeed, those who have divided their religion and become sects. You, [O Muhammad] are not [associated] with them in anything. Their affair is only [left] to Allah; then He will inform them about what they used to do. (6:159)

نیکی کا دس گنا ثواب

مَن جَآءَ بِٱلۡحَسَنَةِ فَلَهُۥ عَشۡرُ أَمۡثَالِهَاۖ وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزَىٰٓ إِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ۔ (انعام۔160)

جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔

Whoever comes [on the Day of Judgement] with a good deed will have ten times the like thereof [to his credit], and whoever comes with an evil deed will not be recompensed except the like thereof; and they will not be wronged. (6:160)

دین ابراہیمؑ کی پیروی

مقصد زندگی۔اللہ کی رضا کا حصول

قُلۡ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔ (انعام۔162)

آپ فرمادیجئے کہ بے شک میری نماز اور میری ساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب ربّ العالمین کیلئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

Say, "Indeed, my prayer, my rites of sacrifice, my living and my dying are for Allah, Lord of the worlds.

فرمانبرداری میں اوّل

لَا شَرِيۡكَ لَهٗ‌ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَاۡ اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ۔ (انعام۔163)

جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔

ہر آدمی اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزۡرَ أُخۡرَىٰۚ۔

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

No one will bear the burden of another person.

سورۃ کی اختتامی آیت

اللہ کی رحمت اللہ کے غضب پر غالب ہے

وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَكُمۡ خَلٰٓـئِفَ الۡاَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِۖ وَاِنَّهٗ لَـغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ (انعام۔165)

اس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا ہے اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیے ہیں تاکہ تمہیں ان چیزوں میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں۔ بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی مگر بیشک وہ بڑا غفور ورحیم بھی ہے۔

He is the One Who has placed you as successors on earth and elevated some of you in rank over others, so He may test you with what He has given you. Surely your Lord is swift in punishment, but He is certainly All-Forgiving, Most Merciful. (6:165)

آیت کے اس جملے میں تین حقیقتیں بیان کی گئی ہیں:

ایک یہ کہ تمام انسان زمین میں خدا کے خلیفہ ہیں، اس معنی میں کہ خدا نے اپنی مملوکات میں سے بہت سی چیزیں ان کی امانت میں دی ہیں اور ان پر تصرف کے اختیارات بخشے ہیں۔

دوسرے یہ کہ انسانوں میں مراتب کا فرق بھی اللہ ہی نے رکھا ہے، کسی کی امانت کا دائرہ وسیع ہے اور کسی کا محدود، کسی کو زیادہ چیزوں پر تصرف کے اختیارات دیے ہیں اور کسی کو کم چیزوں پر، کسی کو زیادہ قوت کارکردگی دی ہے اور کسی کو کم، اور بعض انسان بھی بعض انسانوں کی امانت میں ہیں۔

تیسرے یہ کہ یہ سب کچھ دراصل امتحان کا سامان ہے، پوری زندگی ایک دار الامتحان ہے اور جس کو جو کچھ بھی اللہ نے دیا ہے اسی میں اس کا امتحان ہے کہ اس نے کس طرح اللہ کی امانت میں تصرف کیا، کہاں تک امانت کی ذمہ داری کو سمجھا اور اس کا حق ادا کیا، اور کس حد تک اپنی قابلیت یا ناقابلیت کا ثبوت دیا۔ اسی امتحان کے نتیجہ پر زندگی کے دوسرے مرحلے میں انسان کے درجے کا تعین اور اس کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار ہے۔

اللہ سزا میں جلدی کر سکتے ہیں مگر وہ غفور و رحیم بھی ہیں

اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔۔۔۔ (الانعام۔165)

بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی مگر بیشک وہ بڑا غفور و رحیم بھی ہے۔

حدیث قدسی: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ، كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اپنے عرش پر لکھا کہ بے شک، میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ (مسلم)

سورۃ انعام کا اختتامی تبصرہ

سورۃ انعام کی آخری سات آیات میں اہم نصیحتوں پر سورۃ انعام کو ختم کیا گیا ہے۔

1۔ تفرقہ بازی سے اجتناب کرو۔

2۔نیک اعمال کا اجر

3۔صراط مستقیم کی پیروی

4۔اللہ کی رضا ہر عمل میں مقدم

5۔ہر آدمی اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے

6۔اللہ نے تم کو زمین کا وارث بنایا ہے۔وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ الْاَرْضِ۔ جس مکان کا کل کوئی اور وارث تھا آج تم اس کے وارث ہو اور کل تمہارے مکان کا کوئی اور وارث ہوگا۔یہ نکتہ تمہیں عبرت حاصل کرنے کیلئے کافی ہے۔

سورۃ انعام کا آغاز اللہ کی حمد و ثناء سے ہوا اور اختتام مغفرت پر۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو حمد کی توفیق اور مغفرت سے سرفراز فرمائے۔

حدیث: حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ انعام مکمل ایک ہی دفعہ نازل ہوئی، اور اس شان کے ساتھ نازل ہوئی کہ ستر (70) ہزار فرشتے اس کے جلو میں تسبیح پڑھتے ہوئے آئے، اسی لئے حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ سورۃ انعام قرآن کریم کی افضل و اعلیٰ سورتوں میں سے ہے۔

بعض روایات میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ یہ سورۃ جس مریض پر پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اس کو شفاء دیتے ہیں۔

سورۃ الاعراف

Chapter - 7: The Elevations

A Place between Paradise and Hell

سورۃ الاعراف مکی سورت ہے اور اس میں 106 آیات ہیں۔

Subject: Invitation to the Mission of Islam

The principal subject of this surah is Invitation to the Divine Message and Mission of Prophet (PBUH).

Background and Summary of Surah

This Surah was revealed in the last year of the Holy Prophet's life at Makkah. The Messenger had spent a long time in admonishing the people of Makkah without any tangible effect on them. But they had turned a deaf ear to his message and become so obdurate and antagonistic that, in accordance with the Divine Design, the Messenger was going to be commanded to leave them and turn to other people. That is why they are being admonished to consider the Divine Message. At the same time, they are being warned the consequences that followed the wrong attitude of the former people towards their Prophets.

Now that the Holy Prophet was going to migrate from Makkah, the concluding portion of the address has been directed towards the people of the Book (Divine Scriptures), with whom he was going to come into contact. This meant that the time of migration was coming near, and the Mission of Islam was going to be extended to mankind

in general and was not to be confined to his own people in particular as before.

At the end of the Surah, some instructions have been given to the Holy Prophet and his followers for carrying out the work of the Da'wah of Islam with wisdom. The most important of these is that they should show patience and exercise restraint in answer to the provocations of their opponents. Above all, they have been advised that under stress of the excitement of feeling, they should not take any wrong step that might harm their cause.

Main topics of this Surah

In this passage, the people have been invited to follow the Faith of Islam and warned of the consequences if they oppose the message and mission of Prophet. (Verses:1-10)

The story of Adam & Eve has been related with a view to warning theri descendants against the evil devices of Satan who is ever ready to mislead them as he did in the case of Adam and Eve. (Verses: 11-25)

This passage contains some Divine instructions, and contrasts these with Satan's instructions, and depicts a graphic picture of the results and the consequences of the two. (Verses: 26-53)

As the Message has been sent down by Allah (Who is the Creator of the heavens and the earth and everything in them), it should be followed. It gives life to dead souls. The example of divine guidance is like the rain which gives life to the dead land. (Verses: 54-58)

Events from the lives of some well-known Prophets - Noah, Hud, Salih, Lot, Shuaib, Moses (Allah's peace be upon them all) -- have been related to show the consequences of the rejection of the Message, and the addressees of Prophet

Muhammad (Allah's peace be upon him) have been admonished to accept and follow the Message in order to get salvation in the hereafter. (Verses: 59-171)

At the end of the Surah, the whole mankind has been reminded very appropriately of the Covenant that was made at the time of the appointment of Adam as the Vicegerent of Allah so that all of his descendants should remember it and accept and follow the Message that was delivered by the Holy Prophet. (Verse: 172-174)

The example of the one who had the knowledge of the Message but discarded it, has been cited as a warning to those who were treating the Message as false; they have been exhorted to use their faculties to recognize the Message; otherwise, they will be losers in the hereafter. (Verses: 175-179)

In this concluding portion of the Surah, some deviations of those who do not use their faculties properly to understand the Message have been dealt with and they have been admonished, reproved, and warned of the serious consequences of their antagonistic attitude towards the Message of the Holy Prophet. (Verses: 180-198)

In conclusion, instructions have been given to the Holy Prophet, and through him to his followers, about the attitude they should adopt towards those who oppose the Message and deviate from it. (Verse: 199-206)

سورۃ اعراف کا خلاصہ

سورۃ اعراف آٹھ پیرا گراف پر مشتمل ہے۔اس سورت کا موضوع دعوت اسلام اور نبی اکرم ﷺ کا دعوتی مشن ہے۔سورت کے آغاز میں سورۃ کا مرکزی مضمون قرآن وسنّت کی پیروی کو بیان کیا گیا(اتّبعوا ما انزل الیکم من ربّکم)۔اس کے بعد فریضہ دعوت و تبلیغ کی اہمیت کو بیان کیا گیا۔ہر مسلمان دعوت دین کا ذمہ دار ہے۔اس کے بعد کے مضامین میں اعمال کا بیلنس میزان عمل،

عدل وانصاف کا ترازو (ونضع الموازین القسط۔ تخلیق انسانیت، انسان کا مقصد تخلیق، اشرف المخلوقات کا اعزاز (اسجدو لآدم)، آدم وحواء، ابلیس، نسل انسانی، قصہ ابلیس کا خلاصہ: غرور کا سرنیچا، ابلیس کو مہلت، ابلیس کا طریقہ واردات، انسان کا پہلا امتحان، شرم وحیاء انسان کی فطرت میں ہے (وطفقا یخصفٰن علیھما من ورق الجنۃ)، آدم وحواء کی دعا: ربّنا ظلمنا انفسنا۔۔دوگناہ دو سبق، آدم کا جنت سے زمین کا سفر، انسان کا مستقبل زمین کے ساتھ وابستہ ہے: قال فیھا تحیون وفیھا تموتون۔۔

تیسرے پیراگراف میں معاشرتی زندگی کے آداب کو بیان کیا گیا۔ایک اچھے انسان کا لائف سٹائل اور اخلاق وکردار بیان کیا گیا۔لباس کے مقاصد: زیب وزینت، ستر پوشی، بہترین لباس تقوٰی اور دین داری، پرفتن دور میں شیطانی راستوں، ابلیس کے حربوں سے بچنے کی تاکید، منکرات میں آباؤاجداد کی پیروی نہ کرو، عبادات میں اخلاص (واقیموو جوھکم عند کل مسجد)، ہدایت اور گمراہی کی پہچان، بے حیائی کی ممانعت، آداب مسجد (خذوزینتکم عند کل مسجد)، مسجد میں زیب وزینت، اسراف و فضول خرچی کی ممانعت (ولاتسرفو)۔ دنیا کی نعمتیں سب کیلئے، کس نے طیب چیزیں اور زیب وزینت کو حرام کیا (قل من حرم زینتہ اللہ)، فواحش ومنکرات، شرک، سرکشی کی ممانعت، سرعام منکرات یا آؤٹ ڈور بے حیائی، پوشیدہ گناہ یا ان ڈور بے حیائی، اللہ کی نافرمانی اثم اور بغی میں فرق، قوموں کا عروج وزوال (ولکل امۃ اجل)، اہل ایمان کا حسن انجام، تقوٰی اور اصلاح، آیات الٰہی کی تکذیب واستکبار، اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا، دنیا کا نصیب سب کیلئے: چاہے مسلمان چاہے غیر مسلم، سرکش جن وانس کیلئے عذاب، برائی کے موجد کیلئے دوہرا عذاب، کسی گناہ کا سبب بننا، برائی کا ورثہ، نیکی کا ورثہ یا صدقہ جاریہ، گناہ کے اثرات، نیکیوں کے اثرات۔اللہ کی رحمت سے محرومی کے اسباب، اللہ کی بغاوت اور سرکشی کے بداثرات (لاتفتح لھم ابواب السّماء)، اللہ کے احکام انسانی طاقت سے بڑھ کر نہیں (لانکلف نفساً الّاوسعھا)، باہمی رنجشیں دلوں کا کینہ جنت میں دور ہوگا (ونزعنامافی صدورھم)، ہدایت پر اللہ کا شکر (الحمدللہ الذی ھدانا لھٰذا)، کوتاہیوں پر استغفار ایک مومنانہ صفت، اصحاب الجنّۃ، اصحاب جھنّم، اصحاب الاعراف کے مکالمے، اہل جنت کا تذکرہ (ونادیٰ اصحاب الجنۃ)، دین کے کام میں رکاوٹ ڈالنے والوں کیلئے تنبیہ (الذین یصدون عن سبیل اللہ) اصحاب الاعراف کون؟ ظالموں سے دوری کی دعا: ربّنا لاتجعلنا مع القوم الظالمین۔دین کو کھیل تماشہ نہ بناؤ، قران مجید: کتاب مفصل، کتاب ہدایت، کتاب رحمت، انجام سے بے خبر خسارے میں مبتلا لوگ،

اخروی فلاح اور صراط مستقیم۔ تخلیق کائنات اور استواء علی العرش، آسمان وزمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، فی ستۃ ایّام اس سے کون سے دن مراد ہیں؟ مالک الملک سے دعا، برکت سے کیا مراد ہے؟ (تبارک اللہ ربّ العالمین)، دعا کے آداب، دعاء کے وقت چار چیزوں کا خیال رکھو: آہ وزاری، عاجزی، تنہائی، اعتدال، اخلاص وللہیت (وادعوہ مخلصین)، بلند ذکر کی استثنائی صورتیں: آذان، اقامت، جہری نماز، خطبہ جمعہ وعیدین، تلبیہ، تلاوت، تکبیرات تشریق۔ فسادفی الارض کی ممانعت (ولاتفسدو

فی الارض بعد اصلاحھا)۔اصلاح اور فساد کی تعریف،اصلاح فی الارض کا وسیع مفہوم، رحمت کی ہوائیں بھیجنے والی ذات (سقنٰہ لبلد میت)، مردہ زمین کی سیرابی کا وسیع مفہوم، ہدایت قبول کرنے والے دل کی مثال: البلد الطیب۔تذکرہ انبیاء کرام، پانچ قوموں کا تذکرہ، نوح اور ان کی قوم کا تذکرہ، دنیا میں دعوت دین کا آغاز، حضرت نوحؑ کا پیغام توحید، سیرت نوحؑ کا خلاصہ، نوحؑ کی اپنے مشن پر استقامت، داعیان دین کیلئے مشعل راہ، قوم نوح کے متکبر لوگوں کی گمراہی، نوحؑ کا حکمت بھرا جواب، بداخلاقی کا جواب اصلاح، ناصحانہ انداز میں دعوت دین، حضور اکرم ﷺ اور حضرت نوحؑ میں مماثلتیں، قوم نوح کی ہلاکت، ہمارے لئے سبق۔حضرت ھودؑ اور ان کی قوم عاد کا تذکرہ، قوم عاد کون تھی؟ عاد اولیٰ اور عاد ثانیہ، ناحق تکبر، آیات الٰہی کی نفی، ناصحانہ دعوت کے جواب میں قوم کے نازیبا کلمات، بداخلاقی کے جواب میں پیغمبر کا حکمت بھرا جواب، حضرت ھودؑ کا پیغام دعوت (ابلغکم رسالات ربّی وانا لکم ناصح امین)، اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو (فاذکروآلاء اللہ)، اندھی تقلید اور آبائی دین کی نفی، رسوم ورواج کی مذمت، قوم عاد کا باغیانہ رویہ، قوم عاد پر اللہ کی پکڑ، باد تند کا عذاب، قوم ھود کی تاریخ میں سبق۔صالحؑ اور ان کی قوم ثمود کا تذکرہ، قوم ثمود کا تعارف اور تاریخ، کھنڈرات ثمود: آثار عبرت، اونٹنی کا معجزہ، حضرت صالحؑ کا پیغام دعوت، زمین میں فتنہ وفساد پیدا نہ کرو (ولا تعثوا فی الارض مفسدین)، متکبرین کا اعتراض، سرکشی کی انتہاء، قوم صالح پر زلزلے کی آفت، حضرت صالحؑ کا اپنی قوم کیلئے آخری ناصحانہ پیغام، حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کا تذکرہ، بدکردار قوم کا تعارف اور اخلاقی بے راہ روی، اخلاقی پستی کی انتہاء، قوم لوط پر عذاب۔خطیب الانبیاء شعیب علیہ اسلام کا تذکرہ، نبی اپنی قوم کا حصہ ہوتا ہے (والٰی مدین اخاھم شعیباً)، قرآن میں ہر نبی کو اس کی قوم کا بھائی کہا گیا، قوم مدین کا تعارف: یہ ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم تھی، حضرت شعیبؑ کا پیغام دعوت، اصلاح کا مشن: دو بڑی خرابیوں کی اصلاح: بگڑے ہوئے عقائد، بزنس میں بد دیانتی، (فاوفوا الکیل والمیزان)، اخلاقی خرابیوں اور کرپشن کی اصلاح، (ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا)، اللہ بہترین منصف ہے (وھو خیر الحاکمین)۔موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی آویزش، موسیٰؑ کی فضیلت، موسیٰؑ کی دعا، سچی توبہ، نیک اعمال، دین اسلام آسان اور رواداری والا دین، نبی اکرم ﷺ کے حقوق، ساری انسانیت کی طرف قیامت تک کیلئے رسول، اصحاب السبت کا تذکرہ، تخلیق کائنات پر غور وفکر، اچھے اعمال کی نشاندہی (خذ العفو وامر بالعرف)۔

سورت کے آخر میں نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کرام کو حکمت تبلیغ کے متعلق چند ہدایات دی گئیں ہیں اور خصوصیت کے ساتھ انہیں نصیحت کی گئی ہے کہ مخالفین کی اشتعال انگیزیوں اور چیرہ دستیوں کے مقابلہ میں صبر واستقامت سے کام لیں اور کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو اسلام کے مشن اور دعوتی کاز کیلئے نقصان دہ ہو۔

آخری آیات میں قرآن کی تلاوت کے آداب، ذکرالٰہی، اللہ تعالیٰ کو باقاعدگی سے یادرکھنے کا حکم دیا گیا۔ آخری آیت سجدہ تلاوت کی آیت ہے۔ سجدہ تلاوت کے احکام۔

سورۃ اعراف کا پہلا اور ساتویں پارے کا آٹھواں رکوع: الٓمّٓصٓ۔ کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ۔۔۔ (اعراف۔1-2)

رکوع کے تفسیری موضوعات

سورۃ اعراف کا تعارف، سورۃ کا تعارفی خلاصہ، سورۃ کا مرکزی مضمون: قرآن وسنّت کی پیروی، قرآن: ساری انسانیت کیلئے تذکیر، آثار قدیمہ: نشانات عبرت، فریضہ دعوت و تبلیغ کی اہمیت، انبیاء اور ان کی امّتوں سے ابلاغ دین کے متعلق سوال (فلنسئلنّ الذین ارسل الیھم)، ہر مسلمان دعوت دین کا ذمہ دار ہے، اعمال کا بیلنس میزان عمل (وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ)، وزن اعمال پر اعتراض اور سائنسی جواب، عدل وانصاف کا ترازو (ونضع الموازین القسط)، کتاب زندگی کے دو ورق: اچھائیاں اور برائیاں، وزن میں بھاری اعمال: کلمہ طیبہ، اچھا اخلاق و کردار، توبہ کا ایک آنسو جہنم سے نجات کیلئے کافی ہو سکتا ہے، بے وزن اعمال: ریاکاری، بدعات۔

تفسیر آیات

حروف مقطعات

الٓمّٓصٓ۔ یہ حروف مقطعات ہیں جن کے معنی اللہ اور رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔

قرآن: اہل ایمان کیلئے تذکیر

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ: اس کا نزول اس لئے ہوا ہے کہ تو انسانیت کو متنبہ اور خبردار کردے۔ یہ قرآن مومنوں کیلئے نصیحت وعبرت ہے۔

سورت کا مرکزی مضمون

قرآن وسنّت کی پیروی

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ (اعراف۔3)

جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتری ہے اس کا اتباع کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو۔

Follow, [O mankind], what has been revealed to you from your Lord! and do not take others as guardians besides Him. How seldom are you mindful! (7:3)

آثار قدیمہ: نشانات عبرت

گناہگاروں کا اعتراف جرم

فریضہ دعوت و تبلیغ کی اہمیت

انبیاءؑ اور ان کی امتوں سے ابلاغ دین کے متعلق سوال

فَلَنَسْـئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ۔ (انعام۔6)

پس یہ ضرور ہونا ہے کہ ہم اُن لوگوں سے بازپرس کریں گے جن کی طرف ہم نے پیغمبر بھیجے ہیں اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں (کہ اُنہوں نے پیغام رسانی کا فرض کہاں تک انجام دیا اور انہیں اس کا کیا جواب ملا)

Importance of fulfilling the responsibility of Da'wah!

We will surely question those who received messengers and We will question the messengers ˹themselves about their responsibility of Da'wah˺. (7:6)

اس آیت کا ایک عمومی سبق یہ ہے کہ ہر انسان ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس نکتے کی تشریح اس حدیث سے بھی ہوتی ہے:

حدیث: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ أَلاَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَ وَلَدِهِ وَ هِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ

كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (حاکم سے مراد منتظم اور نگراں کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی لوگوں کا حاکم اور نگران ہے اس سے اس کی رعیت کا سوال ہوگا (کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے، ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں؟) اور آدمی اپنے گھرانے کا سربراہ ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی حاکم ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا اور خادم یا ملازم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

قیامت والے دن افراد اور قوموں کا ریکارڈ سامنے لایا جائے گا

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ۔ (اعراف۔7)

پھر ہم خود پورے علم کے ساتھ سرگزشت ان کے آگے پیش کر دیں گے۔ اور ہم کچھ بے خبر نہ تھے۔

Call for Justice and accountability!

Then We will give them a full account with sure knowledge—for We were never absent. (7:7)

اعمال کا وزن

Balance of Deeds

میزان عمل

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ لْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (الاعراف۔8)

اور اس روز (اعمال کا) وزن برحق ہے تو جن لوگوں کے (اعمال کے) وزن بھاری ہوں گے وہ تو نجات پانے والے ہیں۔

Classification of Deeds

وزن اعمال پر فلسفیانہ اعتراض اور اس کا سائنسی جواب

قرآن مجید کی وزن اعمال کے بارے میں آیات پر یونانی فلاسفہ نے اعتراض کیا تھا کہ وزن تو اسی چیز کا ہو سکتا ہے جو نظر آتی اور جسم رکھتی ہو۔ اعمال تو نہ نظر آتے ہیں اور نہ جسم رکھتے ہیں تو ان کا وزن کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا یہ چیز عقل و فہم سے بالاتر ہے۔ قدیم

مفسرین اس اعتراض کا کوئی ٹھوس جواب نہ دے سکے۔ بالآخر سائنس نے ترقی کی اور اس اعتراض کا جواب خود بخود مل گیا۔ دور جدید میں معلوم ہوا کہ کتنی ہی چیزیں ہیں جو اگرچہ نظر نہیں آتیں نہ ہی جسم رکھتی ہیں مگر ان کا وزن، پیمائش، طاقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مثلاً سردی، گرمی، آکسیجن، کشش ثقل یا

Gravity

اور دیگر بے شمار چیزیں جو اگرچہ نظر نہیں آتیں مگر وہ موجود ہوتی ہیں اور سکیل پر ان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

عدل وانصاف کا ترازو

کتاب زندگی کے دو ورق: اچھائیاں اور برائیاں

وزن اعمال: زندگی کے دو پہلوؤں مثبت اور منفی کا موازنہ

بے وزن اعمال

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ۔ (اعراف۔9)

اور جن کے (نیک) اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا وہی اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنے والے ہوں گے کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرتے رہے تھے۔

Deeds with no value!

But those whose scale is light; they have doomed themselves for wrongfully denying Our signs. (7:9)

اللہ تعالٰی کے احسانات

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۔ (اعراف۔10)

بے شک، ہم نے تمھیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان رزق پیدا کیا تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

Blessings of God upon Mankind

We have indeed established you on earth and provided you with a means of livelihood. ˹Yet˺ you seldom give any thanks. (7:10)

نواں رکوع: وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ۔۔۔ (اعراف۔11)

رکوع کے تفسیری موضوعات

تخلیق انسانیت، اشرف المخلوقات کا اعزاز (اسجدو لآدم)، آدم و حواء، ابلیس، نسل انسانی، ابلیس کا عذر گناہ بدتر از گناہ (انا خیر منہ)، آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا مٹی کی خصوصیات: نرمی، نشوونما، چیزوں کا اگانا، دوسروں کا بوجھ سہنا، اپنے اندر جگہ دینا۔ شیطان آگ سے پیدا ہوا، آگ کے اثرات: جلنا اور جلانا، بھڑک اٹھنا، بے چینی، افراتفری، آلودگی، ماحول کو خراب کرنا۔ قصہ ابلیس کا خلاصہ: غرور کا سرنیچا، ابلیس کو مہلت، ابلیس کا طریقہ واردات، انسان کا پہلا امتحان، شرم وحیاء انسان کی فطرت میں ہے (وطفقا یخصفٰن علیھما من ورق الجنۃ)، آدم وحواء کی دعا: ربّنا ظلمنا انفسنا۔۔، دو گناہ دو سبق، آدم کا جنت سے زمین کا سفر، انسان کا مستقبل زمین کے ساتھ وابستہ ہے: قال فیھا تحیون وفیھا تموتون۔۔

تخلیق انسانیت، اشرف المخلوقات کا اعزاز

آدم وحواء، ابلیس اور نسل انسانی

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ۔ (اعراف۔11)

اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

Origin of Man’s Creation

And We have certainly created you, [O mankind], and given you [human] form. Then We said to the angels, "Prostrate

to Adam"; so, they prostrated, except Iblees. He was not of those who prostrated. (7:11)

اس آیت میں تخلیق انسانی کے تین مراحل کو بیان کیا گیا:

1۔پہلے مرحلے میں مٹی یا زمینی اجزاء سے ایک بشر کی تخلیق ہوئی۔

2۔دوسرے مرحلے میں اس کا تسویہ، یعنی اس کی شکل وصورت بنانا اور اس کے اعضاء اور اس کی قوتوں کا تناسب قائم کیا گیا۔

3۔پھر تیسرے مرحلے میں اس بے جان جسم کے اندر اللہ تعالیٰ نے روح پھونک کر پہلے انسان آدم کو زندگی بخشی۔

آج تک انسان نے لیبارٹریوں میں زندگی کی تخلیق کے جتنے تجربے کیے وہ پہلے دو مرحلے تو مکمل کر سکے لیکن تیسرا مرحلہ یعنی بے جان جسم میں روح داخل کرنا وہ آج تک انسان نہیں کر سکا۔ انسان مشینی روبوٹ یا مٹی کا مجسمہ تو بنا سکتا ہے مگر اس میں زندگی اور روح داخل نہیں کر سکتا۔

ڈارون علمائے حیاتیات میں ایک اونچے درجے کا سائنسدان تھا۔ وہ اپنے نظریات کو لے کر درجہ بدرجہ نیچے آتا رہا۔ زندگی کی گہرائیوں میں دور تک سرگرداں رہا اور آخر کار وہ اسے یہاں تک پہنچا سکا کہ زندگی کا آغاز ایک زندہ خلیے سے ہوتا ہے۔ یہاں آکر وہ رک جاتا ہے کیوں کہ اس سے آگے کا راستہ بند ہے۔ اس زندہ خلیے میں زندگی کہاں سے داخل ہوئی؟ اس راز کو آج تک کوئی سائنسدان نہیں پا سکا۔

اس وقت تک سائنسی حقیقت یہی ہے کہ بے جان مادے کی محض ترکیب سے خود بخود جان پیدا نہیں ہو سکتی۔ زندگی بجائے خود ایک معجزہ ہے جس کی کوئی علمی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جا سکی ہے کہ یہ ایک خالق کے امر و ارادہ اور منصوبے کا نتیجہ ہے۔

پھر تخلیق ہی نہیں اعادہ تخلیق بھی اللہ کی خاص قدرت ہے۔ کارخانہ قدرت میں بے شمار انواع کا پھلنا پھولنا، اپنی نسل کو برقرار رکھنا، اپنی نوع کا سلسلہ آگے کی نسلوں تک جاری رکھنا ایک دوسرا معجزہ قدرت ہے۔ یہ معجزہ حیات نباتات میں بھی ہے۔

ہر طرف اعادۃ خلق کا ایک عظیم کارخانہ چل رہا ہے جو ہر نوع کے افراد سے پیہم اسی نوع کے بیشمار نئے وجود بناتا جا رہا ہے۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انسانیت کا آغاز خالص انسانیت ہی سے ہوا ہے۔ انسان روز اوّل سے انسان ہی تھا۔ اس کی تاریخ کسی غیر انسانی حالت سے نہیں گذری۔ اس کو ابتداء سے ہی خلیفۃ اللہ فی الارض یعنی زمین پر اللہ کا نمائندہ ہونے کا ٹائٹل دیا گیا۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَ لَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَاۡ خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ (اعراف۔12)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے ابلیس!) تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا ہے جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے تو نے مٹی سے بنایا ہے۔ الاعراف۔12

[Allah] said, "What prevented you from prostrating when I commanded you?" [Satan] said, "I am better than him. You created me from fire and created him from clay [i.e., earth]. (7:12)

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ (انسان) کو مٹی سے پیدا کیا

اور شیطان کو آگ سے۔

مٹی کی خصوصیات:

نرم ہونا، چیزوں کو اگانا، بڑھانا، پرورش کرنا، اصلاح کرنا، دوسروں کا بوجھ سہنا، عاجز رہنا، سکون اور ثبات، توازن، ٹھہراؤ، اپنے اندر جگہ دینا۔۔۔

آگ کے اثرات:

جلنا اور جلانا، بھڑک اٹھنا، بے چینی پھیلانا، پھونک دینا، جلدی مچانا، افراتفری پھیلانا، دھواں، آلودگی، بدبو پھیلانا۔۔۔

ابلیس کا انجام

غرور کا سر نیچا

تکبّر اور غرور ابلیس کو لے ڈوبا۔

ابلیس کو مہلت

قَالَ اَنْظِرْنِىْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ۔ (اعراف۔14۔15)

شیطان نے کہا کہ مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت ہے۔

Satan appealed: Then delay my end until the Day of their resurrection. Allah replied: You are delayed ⌜until the appointed Day⌝. (7:14.15)

آزمائش: کون رحمان کا بندہ اور کون شیطان کا پجاری

شیطان کا چیلنج

شیطان کس طرف سے وار کرتا ہے؟

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ۔ (اعراف۔17)

پھر میں یقیناًان کے آگے سے اوران کے پیچھے سے اوران کے دائیں سے اوران کے بائیں سے ان پر گھات لگاؤں گا، اور (نتیجتاً) تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا۔

I will approach them from their front, their back, their right, their left, and then You will find most of them ungrateful. (7:17)

معوذتین، پناہ کی دعائیں، شیطانی وسوسوں کے خلاف بہترین ہتھیار ہیں۔

احادیث میں شیطان سے پناہ مانگنے اور قرآن میں اس کے مکر و کید سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

ہدایت و عافیت کی دعا:

حدیث: حضور ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک العفو والعفتہ فی دینی و دنیای و اھلی و مالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلقی وعن یمینی وعن شمالی و من فوقی واعوذ بک اللھم ان افتال من تحتی۔

ترجمہ: یااللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگتا ہوں، یااللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، اہل وعیال اور مال سے متعلق معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں، یااللہ! میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما، اور مجھے دہشت زدہ کرنے والی اشیاء سے امن عنایت

فرما، یااللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اور اوپر سے حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اچانک نیچے زمین کے اندر دھنس جانے سے۔ (بحوالہ مسند احمد، مسند بزار)

انسان کا پہلا امتحان

شیطانی کام کا آغاز

انسان پر شیطان کا پہلا وار

گناہ اور اللہ کی نافرمانی پر ابھارنا

شیطان کا پہلا وسوسہ

آدمؑ کو شیطان کا مفت مشورہ

شیطان کی جھوٹی ہمدردی اور خیر خواہی کا اظہار

شیطانی چال کامیاب ہو گئی

Satan succeeded in deception!

شرم و حیاء انسانی فطرت میں روز اوّل سے رکھی گئی

آدم اور حواء کی دعاء توبہ

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (الاعراف۔23)

دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

Dua of Repentance

They said, "Our Lord, we have wronged ourselves, and if You do not forgive us and have mercy upon us, we will surely be among the losers." (7:23)

قصہ آدم وابلیس میں ہمارے لئے تعلیمات

دو گناہ دو سبق

ایک گناہ شیطان نے کیا یعنی غـرور و تکبـر کیا مگر بجائے توبہ کرنے کے، شیطان اپنے گناہ پر اڑ گیا، بلکہ جواز و اثبات میں عقلی و قیاسی دلائل دینے لگا، جس کے نتیجہ میں وہ راندہ درگاہ اور ہمیشہ کے لئے ملعون قرار پایا۔ ابلیس نے سزا کا نام سنتے ہی اپنی منفی سوچ کا مظاہرہ کیا۔ اپنے ابلیسی ہتھیـار یعنی ہمیشہ کی زندگی اور مہلت طلب کی تاکہ اوروں کو بھی گمراہ کر سکے۔

دوسری طرف حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی غلطی پر فوراً ندامـت و پشیمانی کا اظہار کیا اور بارگاہ الٰہی میں توبہ واستغفار کا اہتمام کیا۔ اسی وقت اللہ کی طرف رغبت کرنے لگے توبہ استغفار کی طرف جھک پڑے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے مستحق قرار پائے۔

اللہ نے دونوں کی درخواست اور دعا سنی اور دونوں کی طلب کردہ چیزیں عنایت فرمائی۔ شیطان کو مہلت مل گئی اور آدم و حواء کی توبہ قبول ہو گئی۔

اس سے گویا دونوں راستوں کی نشان دہی بھی ہو گئی۔ شیطانی راستے کی بھی اور اللہ کی فرمانبرداری کے راستے کی بھی۔

گناہ کر کے اس پر اترانا، اصرار کرنا اور اسکو صحیح ثابت کرنے کے لئے دلائل دینا شیطانی راستہ ہے۔

اور گناہ کے بعد احساس ندمت سے مغلوب ہو کر بارگاہ الٰہی میں جھک جانا اور توبہ واستغفار کا اہتمام کرنا بندگان خدا کا راستہ ہے۔

آدمؑ کا جنـت سے زمـین کا سفـر

Adam’s departure from Paradise

انسان کا مستقبل زمین کے ساتھ وابستہ ہے

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ۔ (اعراف۔25)

فرمایا تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی زمین میں سے تم اٹھائے جاؤ گے۔

Earth is your future!

He added, “On Earth you will live, there you will die, and from there you will be resurrected.” (7:25)

دسواں رکوع: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا۔۔۔ (اعراف۔26)

رکوع کے تفسیری موضوعات

لباس اللہ کی نعمت، انسان کی فطری ضرورت، لباس کے مقاصد: زیب وزینت، ستر پوشی، موسم سے حفاظت، بہترین لباس تقوٰی اور دین داری، لباس کی مسنون دعائیں، پرفتن دور میں شیطانی راستوں، ابلیس کے حربوں سے بچنے کی تاکید، منکرات میں آباؤاجداد کی پیروی نہ کرو، عبادات میں اخلاص (واقیموا وجوھکم عند کل مسجد)، ہدایت اور گمراہی کی پہچان، بے حیائی کی ممانعت، آداب مسجد (خذوزینتکم عند کل مسجد)، مسجد میں زیب و زینت، اسراف وفضول خرچی کی ممانعت (ولا تسرفو)۔

لباس کا مقصد

لباس انسان کی فطری ضرورت ہے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔ (اعراف۔26)

اے اولاد آدم، ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ اس سے سبق لیں۔

Follow the correct Dress Code!

O children of Adam! We have bestowed upon you clothing to conceal your private parts and as adornment. But the clothing of righteousness – that is best. That is from the signs of Allah that perhaps they will remember. (7:26)

اسلام سے پہلے عرب کلچر میں لوگ لباس کو صرف زیب وزینت اور موسمی اثرات سے جسم کی حفاظت کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جسم کے قابل ستر حصّوں کی پردہ پوشی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی۔ انہیں اپنے ستر دوسروں کے

سامنے کھول دینے میں کوئی باک نہ تھا۔ برہنہ منظرِ عام پر نہالینا، راہ چلتے قضائے حاجت کے لیے بیٹھ جانا، ازار کھل جائے تو ستر کے بے پردہ ہو جانے کی پرواہ نہ کرنا ان کے شب و روز کے معمولات تھے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ان میں سے بکثرت لوگ حج کے موقع پر کعبہ کے گرد برہنہ طواف کرتے تھے۔ ان کی نگاہ میں یہ ایک مذہبی فعل تھا اور نیک کام سمجھ کر وہ اس کا ارتکاب کرتے تھے۔ لباس کے بارے میں یہ آزادانہ تصورات عربوں ہی کی خصوصیت نہ تھے، دنیا کے باقی علاقوں میں بھی صورتحال کوئی مختلف نہیں تھی اس لئے اس لیے اس آیت میں خطاب اہل عرب کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ عام ہے۔ آیت میں بنی آدم یعنی پوری انسانیت کو خطاب کیا گیا اور لباس کے بارے میں اہم ہدایات دیتے ہوئے مقاصد لباس کو بیان کیا گیا۔

يُوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا: ان الفاظ میں لباس کے دو مقاصد کو بیان کیا گیا۔ سَوْاٰتِ جسم کے وہ حصے جنہیں چھپانا ضروری ہے جیسے شرم گاہ۔ رِيْشًا یعنی وہ لباس جو حسن و رعنائی کے لئے پہنا جائے۔ گویا لباس کی پہلی قسم ضرورت سے اور دوسری قسم حسن اور خوبصورتی کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ضروریات کیلئے لباس پیدا فرمایا۔

لباس کی دعا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ لباس پہنایا، اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا۔ (ابوداؤد)

نیا لباس پہننے کی دعا:

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کپڑے یعنی قمیص یا چادر کا نام لے کر یہ دعا کرتے:
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِمَا صُنِعَ لَہٗ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَہٗ۔ ترجمہ: اے اللہ! سب تعریف تیرے لیے ہے تو نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا۔ میں اس (کپڑے) کی خیر و برکت تجھ سے طلب کرتا ہوں اور وہ خیر و بھلائی بھی جو اس (کپڑے) کا مقصد ہے۔ اور اے اللہ! میں اس (کپڑے) کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے بھی جو اس کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ (ابوداؤد کتاب اللباس)

ابلیس کے حربوں سے بچنے کی تاکید

منکرات میں آباؤ اجداد کی پیروی نہ کرو

عبادات میں راستبازی، یکسوئی، اخلاص دین

وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ: امام شوکانیؒ نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اپنی نمازوں کے وقت اپنا قبلہ درست کرلو۔

کون ہدایت پر، کون گمراہی پر؟

آداب مسجد

مسجد آتے وقت زیب وزینت اختیار کرو

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ (اعراف۔31)

اے آدم کی اولاد! تم مسجد آتے وقت (اور ہر عبادت کے وقت) زیب وزینت اختیار کرو۔ اور کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو کہ اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

Wear suitable dress when attending Masjid!

O Children of Adam! take your adornment at every masjid (Dress properly whenever you are at worship). (7:31)

اسراف، فضول خرچی کی ممانعت

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ (اعراف۔31)

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو، بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

And eat and drink but be not excessive. Indeed, He likes not those who commit excess. (7:31)

گیارہواں رکوع: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ۔۔۔ (اعراف۔32)

رکوع کے تفسیری موضوعات

دنیا کی نعمتیں سب کیلئے، کس نے طیب چیزیں اور زیب وزینت کو حرام کیا (قل من حرم زینتہ اللہ)، فواحش و منکرات، شرک، سرکشی کی ممانعت، سرعام منکرات یا آؤٹ ڈور بے حیائی، پوشیدہ گناہ یا ان ڈور بے حیائی، اللہ کی

نافرمانی اثم اور بغی میں فرق، قوموں کا عروج وزوال (ولکل امتا جل)، اہل ایمان کا حسن انجام، تقویٰ اور اصلاح، آیات الٰہی کی تکذیب واستکبار، اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا، دنیا کا نصیب سب کیلئے: چاہے مسلمان چاہے غیر مسلم، سرکش جن وانس کیلئے عذاب، برائی کے موجد کیلئے دوہرا عذاب، کسی گناہ کا سبب بننا، برائی کا ورثہ، نیکی کا ورثہ یا صدقہ جاریہ، گناہ کے اثرات، نیکیوں کے اثرات۔

کس نے زیب وزینت اور طیب چیزوں کو حرام کیا؟

دنیا کی نعمتیں سب کیلئے!

فواحش ومنکرات، شرک اور سرکشی کی ممانعت

ہر بے حیائی کی ممانعت

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔(الاعراف۔33)

کہہ دو میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ کہ اللہ پر وہ باتیں کہو جو تم نہیں جانتے۔

Indecencies, Sins, and Rebellion!

Say, "My Lord has forbidden immoralities – what is apparent of them and what is concealed – and sin, and oppression without right, and that you associate with Allah that for which He has not sent down authority, and that you say about Allah that which you do not know. (7:33)

آیت مبارکہ میں فواحش ومنکرات، شرک اور سرکشی کی ممانعت کے ساتھ ساتھ ہر بے حیائی کی مذمت بیان کی جا رہی ہے۔

اعلانیہ بے حیائی سے مراد

Outdoor Indecencies

آؤٹ ڈور فواحش و منکرات،ان کی تشہیر و اشاعت،اسی طرح اعلانیہ بدکاری یا اسباب بدکاری کی ترویج و اشاعت اور برائی کی حوصلہ افزائی کرنا بھی اس میں شامل ہے۔اس میں ہر قسم کی ظاہری بے حیائی بھی شامل ہے، جیسے فلمیں، ڈرامے، فحش میگزین ورسائل، رقص و سرور اور ناچ گانے کی محفلیں، عورتوں کی سرعام بے پردگی اور مرد وزن کا بے باکانہ اختلاط، مہندی اور شادی کی رسموں میں بے حیائی کے کھلے عام مظاہرے وغیرہ یہ سب فواحش ظاہرہ ہیں۔

پوشیدہ بے حیائی سے مراد

Indoor Indecencies

ان ڈور منکرات ہیں۔چوری چھپے فواحش و منکرات میں شامل ہونا، تنہائی میں فاحشانہ عادات اپنالینا۔اسی طرح خفیہ ناجائز تعلقات قائم کرنا بھی اس میں شامل ہے۔

حدیث:ایک حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: الاثم ما حاک فی صدرک۔ گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور خلش پیدا کرے اور لوگوں کے اس پر مطلع ہونے کو تو برا سمجھے۔

جھوٹ کی بدترین قسم۔اللہ پر جھوٹ

ہر فرد، ملت، قوم، کیمونٹی کو ایک خاص وقت تک مہلت دی جاتی ہے

ولکلّ امّة اجل: قوموں کا عروج وزوال

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۔ (اعراف۔34)

ہر امّت (قوم) کے لیے مہلت کی ایک مدت مقرر ہے، پھر جب کسی قوم کی میعاد پوری ہوتی ہے تو ایک ساعت بھی آگے پیچھے نہیں ہوتی۔

For each community (or people) there is an appointed term. When their time arrives, they can neither delay it for a moment, nor could they advance it. (7:34)

آیات الٰہی کی تکذیب واستکبار

اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا

دنیامیں ہر ایک کواپنانصیب، حصہ مل کر رہتاہے چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم

Everyone will get share of worldly happiness!

برائی کے موجدوں کیلیئے دوہری سزا

Double punishment for promoting evil legacy!

When a person/s creates an evil legacy and passes it to future generations, He will incur punishment for its own misdeeds and also for leaving behind evil practice for the coming generations.

جولوگ کسی گناہ یابرائی کے موجد ہوتے ہیں اور پھر اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اس برائی یاگناہ کاعادی بناتے ہیں،اسی طرح جو لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں،ان کیلیئے اس آیت میں دوہرے عذاب کاذکر ہو رہا ہے۔جیسے ایک اور آیت میں ہے: وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۔ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۔ (عنکبوت۔29) یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائیں گے۔اور جو کچھ وہ دنیامیں کرتے رہے اس جواب ان کو آخرت میں ضرور دیناپڑے گا۔ایک دوسری آیت میں ہے کہ ان کے بوجھ ان پر لادے جائیں گے جن کوانہوں نے جہالت سے گمراہ کیا۔

بارھواں رکوع: اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا--- (اعراف۔40)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اللہ کی رحمت سے محرومی کے اسباب،اللہ کی بغاوت اور سرکشی کے بداثرات(لا تفتح لھم ابواب السّماء)،اللہ کے احکام انسانی طاقت سے بڑھ کر نہیں(لانکلف نفساًالّا وسعھا)،باہمی رنجشیں دلوں کا کینہ دور(ونزعنامافی صدورھم)،ہدایت پر اللہ کا شکر(الحمدللہ الذی ھدانالھٰذا)،کوتاہیوں پر استغفار ایک مومنانہ صفت،اصحاب الجنّۃ،اصحاب جھنّم،اصحاب الاعراف کے مکالمے،اہل جنت کاتذکرہ(ونادیٰ اصحاب الجنۃ)،دین کے کام میں رکاوٹ ڈالنے والوں کیلیئے تنبیہ(الذین یصدون عن سبیل اللہ)اصحاب الاعراف کون؟ظالموں سے دوری کی دعا:ربّنالا تجعلنا مع القوم الظالمین۔

اللہ کی رحمت سے محرومی کے اسباب

اللہ کی بغاوت اور سرکشی دائمی عذاب کا سبب ہے

اللہ تعالیٰ کے احکام انسانی طاقت سے زیادہ نہیں

ہدایت پر اللہ کا شکر

Gratefulness upon Guidance!

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ: اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ ہم خود راہ ہدایت نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا۔

اصحاب الجنّۃ، اصحاب الاعراف، اصحاب جھنّم کے مکالمے

اہل جنت کا تذکرہ

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔ (اعراف۔44)

پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے، "ہم نے اُن سارے وعدوں کو ٹھیک پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے، کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے کیے تھے؟" وہ جواب دیں گے "ہاں" تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی پھٹکار ظالموں پر۔

The Companions of Paradise!

صراط مستقیم سے روکنے والے

دین کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے والوں کیلئے تنبیہ

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ۔ (اعراف۔45)

(یہ وہی ہیں) جو (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے تھے۔

Averting people from the Way of Allah!

Who averted [people] from the way of Allah and sought to make it [seem] deviant. They were those who denied the Hereafter. (7:45)

اصحاب الاعراف کا تذکرہ

The People of Heights!

اصحاب الاعراف سے کون لوگ مراد ہیں؟

اصحاب الاعراف سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامہ اعمال میں نیکیاں اور گناہ برابر ہونگے۔ان کی نیکیاں جہنم میں جانے سے اور برائیاں جنت میں جانے سے مانع ہونگی اور یوں اللہ تعالٰی کی طرف سے قطعی فیصلہ ہونے تک وہ درمیان میں معلق رہیں گے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کے اعمال متضاد نوعیت کے ہونگے۔ان کے کچھ اعمال ایسے ہونگے جو انہیں جنت میں جانے کا حقدار بنائیں گے مگر دوسری طرف انکے کچھ ایسے گناہ ہونگے جو انکے جہنم میں لے جانے کیلئے کافی ہونگے۔ برائیوں کی وجہ سے جنت میں نہ جاسکے اور نیکیوں کی وجہ سے جہنم سے بچ گئے پس یہاں اعراف میں روک دیئے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کے بارے میں فیصلہ کرے۔یہ لوگ بالآخر اللہ کی رحمت سے جنت میں چلے جائیں گے۔

سورہ اعراف کی آیت نمبر 49 سے بعض مفسرین نے اصحاب الاعرف کو مراد لیا ہے جن کو کہا جائے گا:

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ۔(الاعراف۔49)

(اے اعراف والو) جنت میں چلے جاؤ تم پر نہ ڈر ہے اور نہ تم غمگیں ہوگے۔

[Allah will say], Enter Paradise, [O people of the Elevations]. No fear will there be concerning you, nor will you grieve. (7:49)

تیرھواں رکوع: وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ۔۔۔ (اعراف۔48)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اصحاب الاعراف کی پکار(ونادیٰ اصحاب الاعراف)، مساکین اہل جنت، کسی کی غربت، خستہ حالی جنت میں جانے میں رکاوٹ نہیں، اہل جہنم کی پکار، دین کو کھیل تماشہ نہ بناؤ، قران مجید: کتاب مفصل، کتاب ہدایت، کتاب رحمت، انجام سے بے خبر خسارے میں مبتلا لوگ، اخروی فلاح اور صراط مستقیم۔

اصحاب الاعراف کی پکار

مساکین اہل جنت

خستہ حالی جنت میں رکاوٹ نہیں

Humble People of Paradise!

اہل جہنم کی پکار

دین کو کھیل تماشہ نہ بناؤ

Don’t make fun of Faith Practices!

قرآن مجید: مفصل کتاب، کتاب ہدایت، کتاب رحمت

چودہواں رکوع: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ--- (اعراف۔54)

رکوع کے تفسیری موضوعات

تخلیق کائنات اور استواء علی العرش، آسمان وزمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، فی ستۃ ایّام اس سے کون سے دن مراد ہیں؟ مالک الملک سے دعا، برکت سے کیا مراد ہے؟ (تبارک اللہ ربّ العالمین)، دعاء کے آداب، دعاء کے وقت چار چیزوں کا خیال رکھو: آہ وزاری، عاجزی، تنہائی، اعتدال، اخلاص وللہیت (وادعوہ مخلصین)، بلند ذکر کی استثنائی صورتیں: آذان، اقامت، جہری نماز، خطبہ جمعہ وعیدین، تلبیہ، تلاوت، تکبیرات تشریق۔ فساد فی الارض کی ممانعت (ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا)۔ اصلاح اور فساد کی تعریف، اصلاح فی الارض کا وسیع مفہوم، رحمت

کی ہوائیں بھیجنے والی ذات(سقنٰہ لبلد میت)،مردہ زمین کی سیرابی کا وسیع مفہوم،ہدایت قبول کرنے والے دل کی مثال:البلد الطیب،

تخلیق کائنات اور استواء علی العرش

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًاۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (اعراف۔54)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اپنے عرش پر جلوہ افروز ہوا۔وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے اور پھر دن،رات کے تعاقب میں آتا ہے۔اور سورج اور چاند اور ستاروں کو بنایا جو سب اس کے حکم (نظام) کے پابند ہیں۔یاد رکھو!اللہ ہی کے لئے خاص ہے تخلیق اور حکم بھی۔اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہاں کا رب (پرورش کرنے والا)ہے۔

Indeed, your Lord is Allah Who created the heavens and the earth in six Days, then established Himself on the Throne. He makes the day and night overlap in rapid succession. He created the sun, the moon, and the stars—all subjected by His command. The creation and the command belong to Him ⸢alone⸣. Blessed is Allah—Lord of all worlds!

دعاء کے آداب

دعا کرتے وقت چار چیزوں کا خیال رکھو

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةًؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔(اعراف۔55)

اپنے رب کو عاجزی اور خاموشی سے پکارو(دعا کرو) بے شک اسے حد سے بڑھنے والے پسند نہیں۔

(O, Mankind!) Invoke your Lord (Make Supplication and do Dua) in humility and privately; indeed, He does not like those who does not show moderation! (7:55)

ان آیات میں دعاء کے آداب بتائے گئے ہیں، جن کی رعایت کرنے سے قبولیت دعاء کی امید زیادہ ہو جاتی ہے۔اس حوالے سے مذکورہ آیات میں چار چیزوں کی تلقین کی گئی ہے:

1: اللہ تعالٰی سے ہمیشہ آہ وزاری اور تنہائی میں دعا کی جائے۔

2: دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ دعا میں زیادتی نہ کی جائے یعنی اپنی حیثیت اور مرتبے سے بڑھ کر دعا نہ کی جائے۔ اسی طرح شرعی حدود و قیود میں دعا کی جائے۔گناہ یا حرام چیز کا تقاضا نہ کیا جائے۔

3: اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلایا جائے یعنی اللہ کی نافرمانیاں کرکے فساد پھیلانے میں حصہ نہ لیا جائے۔

4: اس کے عذاب کا ڈر بھی دل میں ہو اور اس کی رحمت کی امید بھی ہو۔

اس طریقے سے دعا کرنے والے محسنین ہیں۔یقیناً اللہ کی رحمت ان کے قریب ہے۔

Saving Planet Earth

Islamic environmental ethics

فساد فی الارض نہ کرو

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا۔ (اعراف۔56)

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہو۔بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں (اور حسن عمل کرنے والوں) کے قریب ہوتی ہے۔

Do not spread corruption in the land after it has been set in order (or after its reformation). (7:56)

رحمت کی ہوائیں بھیجنے والی ذات

ہدایت قبول کرنے والے دل کی مثال

البلد الطیب: وعظ و نصیحت قبول کرنے والا دل

پندرہواں رکوع: لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ۔۔۔ (اعراف۔59)

سورۃ اعراف کے شروع سے یہاں تک مبادیات اسلام یعنی توحید، رسالت، آخرت کا مختلف عنوانات کے تحت ذکر اور لوگوں کو اتباع کی ترغیب اور اس کی مخالفت پر وعید اور اس ضمن میں شیطان کے گمراہ کن مکر و فریب کا بیان تھا۔ اب آٹھویں رکوع سے تقریباً آخر سورت تک تذکرہ انبیاء کرام، قوموں کا کردار، اصلاح کی کوششیں، ماننے والوں کے اجر و ثواب اور نہ ماننے والوں پر عذاب اور ہمارے لیے سبق کا ذکر ہے۔

رکوع کے تفسیری موضوعات

تذکرہ انبیاء کرام، پانچ قوموں کا تذکرہ، نوح اور ان کی قوم کا تذکرہ، دنیا میں دعوت دین کا آغاز، حضرت نوحؑ کا پیغام توحید، سیرت نوحؑ کا خلاصہ، نوحؑ کی اپنے مشن پر استقامت، داعیان دین کیلئے مشعل راہ، قوم نوح کے متکبر لوگوں کی گمراہی، نوحؑ کا حکمت بھرا جواب، بداخلاقی کا جواب اصلاح، ناصحانہ انداز میں دعوت دین، حضور اکرم ﷺ اور حضرت نوحؑ میں مماثلتیں، قوم نوح کی ہلاکت، ہمارے لئے سبق۔

تذکرہ انبیاء کرامؑ

The Life and Message of Prophets

پانچ قوموں کا تذکرہ

نوحؑ اور انکی قوم کا تذکرہ

دنیا میں دعوت دین کا آغاز

The Start of Da’wah on Earth

The first Prophet to start Da’wah work was Prophet Noah (Peace be upon him).

نوحؑ کا پیغام توحید

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ (اعراف۔59)

ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہارے حق میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

Prophet Noah and his message!

سیرت نوحؑ کا خلاصہ

حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان دس زمانے تھے جو اسلام پر گذرے تھے۔ اصنام پرستی کا رواج اس کے بعد شروع ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے فوت ہو گئے تو ان کی قوم نے ان کی قبروں پر مسجدیں بنالیں اور ان میں ان کی تصویریں بنالیں تاکہ ان کا حال اور ان کی عبادت کا نقشہ سامنے رہے اور اپنے آپ کو ان جیسا بنانے کی کوشش کریں۔ لیکن کچھ زمانے کے بعد ان تصویروں کے مجسمے بنالئے گئے اور ان کی پوجا شروع ہو گئی۔ ان کے نام نیک بندوں کے ناموں پر رکھ لئے گئے مثلاً ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر وغیرہ۔ ان کی پوجا پاٹ، چڑھاوے اور دوسرے شرکیہ اعمال شروع ہو گئے۔ اس طرح اصنام پرستی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ اس طرح قوم نوح کے یہ صالحین ان کے معبود بن گئے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان میں نبی بنا کر بھیجا جنہوں نے ساڑھے نو سو سال دعوت و تبلیغ کی۔ لیکن تھوڑے سے لوگوں کے سوا، کسی نے آپ کی دعوت کا اثر قبول نہیں کیا بالآخر اہل ایمان کے سوا سب طوفان نوح میں غرق ہو گئے۔

نوح علیہ اسلام کی اپنے مشن پر استقامت

قوم نوح کے متکبر لوگوں کی گمراہی

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (اعراف۔60)

قوم کے سرداروں نے (نوحؑ کی دعوت توحید کے جواب میں) کہا: ہم کو تو یہ نظر آتا ہے کہ تم صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔

Disrespectful behaviour towards Prophet Noah!

نوحؑ کا حکمت بھرا جواب:

قوم کی بد اخلاقی کا جواب اصلاحی انداز میں دیا

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔(اعراف۔61)

نوحؑ نے کہا: اے برادران قوم! میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا ہوں، بلکہ میں تو ربّ العالمین کا رسول ہوں۔

Prophet Noah replied: O my people! I am not misguided! But I am a messenger from the Lord of all worlds. (7:61)

نوحؑ کا پیغام دعوت

ناصحانہ انداز میں دعوت دین

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (الاعراف۔62)

تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمہارا خیر خواہ ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمھیں معلوم نہیں ہے۔

Da’wah in a sympathetic way!

I convey to you the messages of my Lord and advise you; and I know from Allah what you do not know. (7:62)

حضور اکرم ﷺ اور حضرت نوحؑ میں مماثلتیں

یہ معاملہ جو حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کے درمیان پیش آیا تھا بعینہ ایسا ہی معاملہ مکہ میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کی قوم کے درمیان پیش آرہا تھا۔ جو پیغام حضرت نوحؑ کا تھا وہی حضرت محمدؐ کا تھا۔ جو شبہات اہل مکہ کے سردار حضرت محمدؐ کی رسالت میں ظاہر کیے تھے۔ پھر ان کے جواب میں جو باتیں حضرت نوحؑ کہتے تھے بعینہ وہی باتیں حضرت محمدؐ بھی کہتے تھے آگے چل کر دوسرے انبیاء (علیہم السلام) اور ان کی قوموں کے جو قصے مسلسل بیان ہو رہے ہیں ان میں بھی یہی دکھایا گیا ہے کہ ہر نبی کی قوم کا رویّہ اہل مکہ کے رویّہ سے اور ہر نبی کی تقریر محمد ﷺ کی تقریر سے مشابہ ہے۔ اس سے قرآن اپنے مخاطبوں کو یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ انسان کی گمراہی ہر زمانے میں بنیادی طور پر ایک ہی طرح کی رہی ہے، اور خدا کے بھیجے ہوئے معلّموں کی دعوت بھی ہر عہد اور ہر سرزمین میں یکساں رہی ہے۔

قوم نوحؑ کی ہلاکت اور انجام

سولھواں رکوع: وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا۔۔۔ (اعراف۔65)

رکوع کے تفسیری موضوعات

حضرت ھودؑاوران کی قوم عاد کاتذکرہ،قوم عاد کون تھی؟عاداولی اورعادثانیہ،ناحق تکبر،آیات الٰہی کی نفی،ناصحانہ دعوت کے جواب میں قوم کے نازیبا کلمات،بداخلاقی کے جواب میں پیغمبر کاحکمت بھرا جواب،حضرت ھودؑ کاپیغام دعوت(ابلغکم رسالات ربّی وانالکم ناصح امین)،اللہ کی نعمتوں کویادرکھو(فاذکرو آلاءاللہ)،اندھی تقلیداورآبائی دین کی نفی،رسوم ورواج کی مذمت،قوم عادکاباغیانہ رویہ،قوم عادپراللہ کی پکڑ،باد تندکاعذاب،قوم ھودکی تاریخ میں سبق۔

حضرت ھودؑاورانکی قوم عادکاتذکرہ

قوم عاد کون تھی؟

یہاں قوم عادکاذکرہورہاہے جن کی رہائش یمن میں ریتلے پہاڑوں پر تھی۔یہ عرب کی قدیم ترین قوم تھی جس کے افسانے اہل عرب میں زبان زدعام تھے۔ان کوعاداولی کہاجاتاہے۔ان کی طرف حضرت ہودعلیہ السلام،جواسی قوم کے ایک فردتھے نبی بن کرآئے۔قوم عادمیں یعنی عاداولٰی میں سے جولوگ حضرت ھودعلیہ السلام پرایمان لائےاورعذاب الٰہی سے بچ گئے تھےاور بعدمیں زندہ رہےان کوعادثانی کہاجاتاہے۔

بداخلاقی کےجواب میں پیغمبرؑ کاحکمت بھراجواب

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاھَةٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (اعراف۔67)

پیغمبرنےجواب میں کہا:اے برادران قوم،میں بے عقلی میں مبتلانہیں ہوں بلکہ میں رب العالمین کارسول ہوں۔

Positive reply of the Prophet!

He (Prophet Hud) replied: My people, there is nothing foolish about me! On the contrary, I am a messenger from the Lord of all the Worlds. (7:67)

هودؑ کا پیغام دعوت

اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو!

Remember the Bounties of your Lord!

اندھی تقلید اور آبائی رسوم ورواج کی پیروی

قوم عاد کا باغیانہ رویہ

عذاب خداوندی کو دعوت (نعوذ باللہ)

قوم ہود پر اللہ کی پکڑ

قوم هود کی تاریخ سے سبق

قوم ھود کی تاریخ میں غافل انسانوں کے لئے اللہ کی یاد اور اطاعت میں لگ جانے کی ہدایت اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے سامان عبرت اور مبلغین و مصلحین کے لئے دعوت کا پیغمبرانہ طریقہ اور تبلیغ واصلاح کی تعلیم ہے۔

سترہواں رکوع: وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًاُ۔۔۔ (اعراف۔73)

رکوع کے تفسیری موضوعات

صالحؑ اور ان کی قوم ثمود کا تذکرہ، قوم ثمود کا تعارف اور تاریخ، کھنڈرات ثمود: آثار عبرت، اونٹنی کا معجزہ، حضرت صالحؑ کا پیغام دعوت، زمین میں فتنہ وفساد پیدا نہ کرو (ولا تعثوفی الارض مفسدین)، متکبرین کا اعتراض، سرکشی کی انتہاء، قوم صالح پر زلزلے کی آفت، حضرت صالحؑ کا اپنی قوم کیلئے آخری ناصحانہ پیغام، حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کا تذکرہ، بدکردار قوم کا تعارف اور اخلاقی بے راہ روی، اخلاقی پستی کی انتہاء، قوم لوط پر عذاب۔

صالحؑ اور انکی قوم ثمود

Prophet Ṣâliḥ and his Nation Thamûd!

اونٹنی کا معجزہ

اللہ کے احسانات کو یاد رکھو

قدرت کے کرشموں پر غور کرو

Remember the favours of your Lord!

حضرت صالح ؑ کا پیغام دعوت

زمین میں فتنہ و فساد پیدا نہ کرو

فَاذْكُرُوْٓا اٰ لَآءَ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ۔ (اعراف۔74)

پس تم اللہ کے احسانات اور نعمتوں کو یاد رکھو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔

Don’t spread corruption and mischief on Earth!

Then remember the bounties of Allah and do not commit abuse on the earth, spreading corruption. (7:74)

سرکشی کی انتہاء

Extremely arrogant behaviour!

قوم صالح ؑ پر زلزلے کی آفت کا عذاب

فَاَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ۔(اعراف۔78)

آخر کار ایک دہلا دینے والی آفت نے اُنہیں آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے۔

Then an ⸢overwhelming⸣ earthquake seized them, and they become lifeless in their homes. (7:78)

حضرت صالح ؑ کا اپنی قوم کیلئے آخری ناصحانہ پیغام

لوط ؑ اور انکی قوم

قوم لوط کا تعارف

قوم لوط کی اخلاقی بے راہ روی

Indecency of People of Lut!

لوطؑ کی دعوت کے جواب میں قوم کا رد عمل

قوم لوط پر عذاب

آٹھویں پارے کا آخری رکوع: وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا۔۔۔ (اعراف۔85)

رکوع کے تفسیری موضوعات

خطیب الانبیاء شعیب علیہ اسلام کا تذکرہ، نبی اپنی قوم کا حصہ ہوتا ہے (والی مدین اخاھم شعیباً)، قرآن میں ہر نبی کو اس کی قوم کا بھائی کہا گیا، قوم مدین کا تعارف: یہ ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم تھی، حضرت شعیبؑ کا پیغام دعوت، اصلاح کا مشن: دو بڑی خرابیوں کی اصلاح: بگڑے ہوئے عقائد، بزنس میں بددیانتی، (فاوفوالکیل والمیزان)، اخلاقی خرابیوں اور کرپشن کی اصلاح، (ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا)، اللہ بہترین منصف ہے (وھو خیر الحاکمین)۔

حضرت شعیبؑ اور انکی قوم مدین کا تذکرہ

Introduction of People of Shu'aib!

حضرت شعیبؑ کی قوم مدین کا تعارف

مدین کا اصل علاقہ حجاز کے شمال مغرب اور فلسطین کے جنوب میں بحر احمر اور خلیج عقبہ کے کنارے پر واقع تھا مگر جزیرہ نمائے سینا کے مشرقی ساحل پر بھی اس کا کچھ سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ایک بڑی تجارت پیشہ قوم ہونے کے ناطے یہ اپنے دور کی بہت بڑی بزنس کمیونٹی تھی۔ قدیم زمانہ میں جو تجارتی شاہراہ بحر احمر کے کنارے یمن سے مکہ اور ینبوع ہوتی ہوئی شام تک جاتی تھی، اور ایک دوسری تجارتی شاہراہ جو عراق سے مصر کی طرف جاتی تھی، اس کے عین چوراہے پر اس قوم کی بستیاں واقع تھیں۔ اسی بناء پر عرب کا بچہ بچہ مدین سے واقف تھا اور اس کے مٹ جانے کے بعد بھی عرب میں اس کی شہرت برقرار رہی۔ کیونکہ عربوں کے تجارتی قافلے مصر اور شام کی طرف جاتے ہوئے رات دن اس کے آثار قدیمہ کے درمیان سے گزرتے تھے۔

اہل مدین دراصل حضرت ابراہیمؑ کے تیسرے صاحبزادے مدیان کی طرف منسوب ہیں۔قدیم زمانہ کے قاعدے کے مطابق جو لوگ کسی بڑے آدمی کے ساتھ وابستہ ہو جاتے تھے وہ رفتہ رفتہ اسی کی آل اولاد میں شمار ہو کر بنی فلاں کہلانے لگتے تھے،اسی قاعدے پر عرب کی آبادی کا بڑا حصہ بنی اسماعیل کہلایا۔اسی طرح اولاد یعقوب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہونے والے سارے لوگ بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئے۔

مشہور مورخ حضرت امام محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مدین بن ابراہیم کی نسل سے ہیں۔پھر انہیں کی نسل پر مبنی قبیلے کا نام مدین اور جس بستی میں یہ رہائش پذیر تھے اس کا نام بھی مدین پڑ گیا۔یوں مدین کا اطلاق ایک خاص قبیلے اور ایک خاص بستی دونوں پر ہوتا ہے۔یہ بستی حجاز کے راستے میں معان کے قریب واقع ہے۔انھی کو قرآن میں دوسرے مقام پر اَصْحَابُ الأَيْكَةِ (سرسبز باغات میں رہنے والے) بھی کہا گیا ہے۔ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو بوجہ فصاحت وبلاغت کے خطیب الانبیاء بھی کہا جاتا ہے۔

در حقیقت بنی اسرائیل کی طرح ابتداء میں قوم مدین کے لوگ بھی مسلمان ہی تھے اور شعیبؑ کے بعثت کے وقت ان کی حالت ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم کی طرح تھی جیسے حضرت موسیٰؑ کے وقت بنی اسرائیل کی حالت تھی۔یہ قوم چھ سات سو برس تک مشرکانہ ماحول اور بداخلاق لوگوں کے درمیان رہی جس کی وجہ سے یہ لوگ شرک اور دوسری معاشرتی خرابیاں سیکھ گئے تھے اور بداخلاقیوں میں بھی مبتلا ہو گئے تھے، مگر اس کے باوجود ایمان کا دعویٰ اور اس پر فخر برقرار تھا۔اس لحاظ سے یہ دراصل بگڑے ہوئے مسلمان تھے اور اعتقادی واخلاقی فساد میں مبتلا ہو چکے تھے۔اس قوم کی دو بڑی خرابیاں قرآن میں ذکر ہیں: ایک شرک، دوسرے تجارتی معاملات یا بزنس میں بددیانتی۔اور انہی دونوں چیزوں کی اصلاح کے لیے حضرت شعیب مبعوث ہوئے تھے۔

نبی اپنے معاشرے کا حصہ اور اپنی قوم کا بھائی ہوتا ہے

یہ بات بڑی اہم ہے کہ قرآن میں ہر نبی کو اس کی قوم کا بھائی کہا گیا ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسی قوم کا فرد اور اسی معاشرے کا حصہ ہوتا ہے جس کی ہدایت اور رہنمائی کا مشن اسے دیا جاتا ہے۔اسی بات کو قرآن میں بعض جگہ رسول منهم یا من انفسهم سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔مطلب ان سب کا یہ ہے کہ رسول اور نبی انسانوں میں سے ہی ایک انسان ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لیے چن لیتا ہے۔وہ اپنی کمیونٹی، قوم اور معاشرے کا حصہ ہوتا ہے کوئی اجنبی نہیں ہوتا۔وہ انہیں کی زبان بولتا ہے۔اس کا رہن سہن، اٹھنا بیٹھنا ایک عام انسان کی طرح ہوتا ہے۔وہ انہیں کی طرح کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔وہ کوئی اجنبی مخلوق نہیں ہوتا۔

شعیبؑ کا پیغام دعوت

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ۔ (اعراف۔85)

وزن اور پیمانے پورے کرو، لوگوں کو اُن کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو۔

So, fulfil the measure and weight and do not deprive people of their due. (7:85)

یہ بدترین خیانت ہے کہ پیسے پورے لئے جائیں اور چیز کم دی جائے۔

ملازمین کو پوری اجرت نہ دینا۔

اسی طرح ملازمین کا ڈیوٹی پوری نہ کرنا بھی اس میں شامل ہے۔

ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا۔

زمین میں فتنہ وفساد پیدا نہ کرو۔

قوم شعیب کی بداعمالیاں

قوم شعیب کی اخلاقی خرابیوں کی اصلاح

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ۔(اعراف۔86)

اور (زندگی کے) ہر راستے پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوف زدہ کرنے اور ایمان لانے والوں کو خدا کے راستے سے روکنے لگو اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ یاد کرو وہ زمانہ جبکہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہیں کثرت بخشی اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ دنیا میں مفسدوں کا کیا انجام ہوا ہے۔

And do not sit on every path, threatening and averting from the way of Allah those who believe in Him, seeking to make it [seem] deviant. And remember when you were few and He increased you. And keep in mind what was the end of those who used to spread corruption and mischief. (7:86)

حدیث: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللهِ۔ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ)) وَقَرَأَ: وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔۔(انعام۔153)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر آپؐ نے اس خط کے دائیں اور بائیں کئی (چھوٹے اور ٹیڑھے) خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں جن میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنے راستہ کی طرف بلاتا ہے پھر آپؐ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِه۔ بیشک یہ میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا اس کی پیروی کرو اور (دوسرے) راستے کی پیروی نہ کرو تاکہ اس کے راستے تمہیں منتشر نہ کریں۔(مسند احمد، نسائی)

خط مستقیم جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے کھینچا تھا وہ اللہ کے راستہ کی مثال ہے جس سے صحیح عقائد اور نیک و صالح، اعمال مراد ہیں اور دوسرے چھوٹے و ٹیڑھے خطوط راہ شیطان کی مثال ہیں جن سے گمراہی و ضلالت کے راستے مراد ہیں۔

ایمان نہ لانے والوں کو مشورہ!

اللہ کا فیصلہ آنے تک صبر کرو!

اللہ بہترین منصف

Be patient, until Allah's Judgement!

If some of you do believe in what I have been sent with while others do not, then be patient until Allah judges between us. He is the Best of Judges. (7:87)

کفر پر صبر کرنے کا حکم نہیں ہے بلکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے دوسرے مقام پر فرمایا گیا: فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ۔ تم انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔(توبہ۔52)

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com